آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے

ریویو آف ریلیجنز

یعنی

دنیا کے مذاہب پر نظر

جلد ۱۳ | بابت ماہ مئی سنہ ۱۹۱۴ء | مطابق جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۲ھ | نمبر ۵

چندہ سالانہ
عام عہ طلباء سے عہ

فہرست مضامین

حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی پسر موعود کے بارہ میں	۱۵۷-۱۸۹
حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم کو قبول کرنیکے لیئے مغربی دنیا کیسی تیار ہے	۱۹۰-۱۹۲
ریویو	۱۹۲
گوشوارہ	۱۹۳-۱۹۶

Digitized by Khilafat Library

قادیان ضلع گورداسپور سے ۲۰ - مئی سنہ ۱۹۱۴ء کو صدر انجمن احمدیہ کے اہتمام سے شائع ہوا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حسب رزولیوشن ۱۹۸ مجلس معتمدین منعقدہ اپریل ۱۹۱۴ء

قرار پایا کہ قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے قاعدہ ۱۸ میں الفاظ

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کی بجائے الفاظ "حضرت خلیفۃ المسیح

مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ ثانی" درج کیے جاویں

لہذا اب قاعدہ ۱۸ حسب ذیل ہوگا۔ "ہر ایک معاملہ میں مجلس معتمدین اور

اسکی ماتحت مجلس یا مجالس اگر کوئی ہوں اور صدر انجمن اور اسکی کل

شاخہائے کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

خلیفہ ثانی کا حکم قطعی اور ناطق ہوگا"۔

سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

اطلاع:- خریداران ریویو کیخدمتمیں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ تعمیل ارشاد میں توقف ہو جائے تو معاف فرمادیں؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی پسر موعود کے بارہ میں

اور اُس کے پورا ہونے کی بشارت

معزز ناظرین یہ پیشگوئی اُس پیارے امام کی طرف سے ہے جو ساری احمدی جماعت کا محبوب ہے پس آپ کا یہ فرض ہے کہ دلوں کو ہر ایک قسم کے خیالات سے پاک کر کے غور سے مندرجہ ذیل بحث کو پڑھیں اور تنہائی میں ٹھنڈے دل کے ساتھ اسپر غور فرماویں حضرت مسیح موعودؑ کی شائع کردہ پیشگوئیوں پر غور کرتے وقت ہر ایک احمدی کا یہ فرض ہو کہ وہ ذاتی جھگڑوں کو فراموش کر دے۔ اور وقتی جوشوں کو ٹھنڈا کر دے۔ تا ایسا نہ ہو کہ وہ ضد اور تعصب کی وجہ سے ایک حق کا انکار کر دے۔ اور اپنے نفسانی جوش کے باعث اَکَذَّبْتُمْ بِاٰیٰتِیْ وَلَمْ تُحِیْطُوْا بِهَا عِلْمًا کا مصداق بنے نعوذ باللہ من ذالک۔ پس ہر ایک احمدی بھائی کیخدمتمیں یہ مؤدبانہ التماس ہے کہ اگر اسکو مہدی موعود و مسیح معہود سے سچی محبت ہو اور اُسکے دل میں اُس خدا کے برگزیدہ کے ساتھ سچا اخلاص ہے تو وہ اُس محبت اور اخلاص کو اپنے دل میں جگہ دے کر اور اُس پیارے امام کی محبت کو اپنے دل میں تازہ کر کے اس مضمون کو پڑھے اور میں کہتا ہوں کہ خدا سے ڈر کر وہ اس مضمون کو پڑھے تا ایسا نہ ہو کہ کسی ذاتی رنجش یا وقتی ضد یا کسی غلط خیال کی وجہ سے جو اسکے دل میں گھس گیا ہے وہ ایک حق سے انکار کر بیٹھے۔ تمہیں خدا کا مسیحؑ دنیا کے ہر ایک پیارے سے زیادہ پیارا تھا پس تم اس مضمون کو نفرت سے نہ پھینک دو کیونکہ اس میں وہی خدا کا کلام تمہارے سامنے پیش کیا گیا ہے جو تمہارے اُس پیارے پر نازل ہوا۔ کیا دنیا میں کوئی اور ایسا عزیز ہے جو تمہارے قادیانی محبوب سے تمہیں زیادہ محبوب ہو۔ کیا تم اُس اپنے پیارے کی خاطر دنیا کے ہر ایک

تعلق کو قربان کرنیکے لیئے تیار نہیں۔ دنیا میں وہ کونسی چیز ہے جو تمھیں خدا کے مسیح سے زیادہ پیاری ہے پس میں امید کرتا ہوں کہ اُس پیارے محبوب کے کلام کی طرف جو الٰہی سرچشمہ سے نکلا ہے پیاسوں کی طرح دوڑو گے اور جو حق تمھیں اس کلام پر تدبر کرنے سے ملیگا اُسکے قبول کرنیکے لیئے اگر تمھیں کسی تعلق کے توڑنے کی ضرورت پیش آئے یا کسی رشتہ دار سے جدا ہونا پڑے یا کسی عزیز کی بات کو قربان کرنا پڑے یا کسی جماعت احباب سے الگ ہونا پڑے تو خواہ وہ تعلق کیسا ہی پرانا اور گہرا کیوں نہ ہو اور خواہ وہ رشتہ دار کیسا ہی قریبی کیوں نہ ہو۔ اور خواہ وہ عزیز کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو۔ تم اپنے پیارے مسیح پر ان سب چیزوں کو قربان کردو گے۔ اور اگر تمہیں کوئی ایسا تعلق بھی توڑنا پڑے جس کا توڑنا تمھیں موت سے بھی زیادہ دشوار نظر آئے تو تم پیارے مسیح کی خاطر اُس تعلق کو بھی توڑنے کے لیئے تیار ہو جاؤ گے۔ اور اگر تم ایسا نہ کرو گے تو پھر تمھارا یہ دعویٰ کہ خدا کا مسیح ہمیں ہر یک پیارے سے زیادہ پیارا ہے ایک جھوٹا دعویٰ ٹھہریگا۔

میں تمھاری خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اس مضمون کے پڑھنے سے پہلے کسی بدظنی کو اپنے دل میں جگہ نہ لینے دو کیونکہ ایسی صورت میں تمھارے دل پر ایک حجاب حائل ہو جائے گا اور تم حق کے سمجھنے سے محروم ہو جاؤ گے۔

اس مضمون کو اسلیئے نہ پڑھو کہ اسپر کیا کیا اعتراض وارد ہو سکتا ہے اور کس طریق سے اس کی تردید ہو سکتی ہے بلکہ اس نیت سے پڑھو کہ اگر اس مضمون میں کوئی حق ہے تو وہ تم پر ظاہر ہو جائے اور پڑھنے سے پہلے دعا کرلو ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔ آمین ثم آمین

(ایڈیٹر)

نشانِ رحمت

سب سے پہلے زبانی طور پر پیشگوئی

سب سے پہلے اوائل ۱۸۸۴ء میں اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مصلح موعود کی بابت بشارت دی۔ جسے حضرت اقدسؑ نے زبانی طور پر مخالفوں اور موافقوں میں

بیان فرمایا۔ جیساکہ حضور ممدوح اپنے ۲۲۔ مارچ ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں تحریر فرماتے ہیں "یہ پیشگوئی آج کی تاریخ سے دو برس پہلے کئی آریوں اور مسلمانوں و بعض مولویوں و حافظوں کو بھی بتلائی گئی تھی"۔

اشتہار ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء

اسکے بعد ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کو ایک اشتہار لکھا جو بطور ضمیمہ اخبار ریاض ہند پریس امرتسر (مطبوعہ یکم مارچ ۱۸۸۶ء) شائع ہوا۔ جس میں حضرت اقدسؑ نے یہ پیشگوئی ان الہامی الفاظ میں شائع فرمائی۔ "میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو بپایۂ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔ موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔ اور خدا اور خدا کے دین اور اسکی کتاب اور اسکے پاک رسول محمد مصطفےٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا۔ ایک زکی غلام تجھے ملیگا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔

خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے اسکو مقدس روح دیگئی

ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اسکے آنے کے ساتھ آئیگا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئیگا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائیگا۔ وہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا۔ دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ اور قومیں اس سے برکت

۴۴ نور آتا ہے نور جسکو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اسمیں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اسکے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھیگا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔

پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائیگا۔ وکان امراً مقضیاً"۔ (ص۳ اشتہار مذکور)

اس میں کتنے لڑکوں کی پیشگوئی ہے

پہلے اسے ایک ہی لڑکے کی پیشگوئی سمجھا گیا تھا۔ لیکن قریباً اڑھائی سال کے بعد الہام کے ذریعہ سے بتایا گیا کہ یہ پیشگوئی ایک لڑکے کی بابت نہیں بلکہ دو لڑکوں کی بابت ہے۔ چنانچہ حضرت اقدسؑ سبز اشتہار میں جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو شائع ہوا تحریر فرماتے ہیں۔ "۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی اور اس عبارت تک کہ "مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے" پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے جو روحانی طور پر نزولِ رحمت کا موجب ہوا اور اسکے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے"۔ (سبز اشتہار صفحہ ۱۷ حاشیہ)

اور اسی اشتہار کے صفحہ ۲۱ کے حاشیہ میں فرماتے ہیں۔ "اور یہ دھوکہ نہیں کھانا چاہیئے کہ جس پیشگوئی کا ذکر ہوا ہے (ایک خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے (تا) مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ نامہ نگار) وہ مصلح موعود کے حق میں ہے۔ کیونکہ بذریعہ الہام صاف طور پر کھل گیا ہے۔ کہ یہ سب عبارتیں پسر متوفی کے حق میں ہیں اور مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے۔ کہ اسکے ساتھ فضل ہے کہ جو اسکے آنے کے ساتھ آئیگا۔ پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں **فضل** رکھا گیا"۔

اور ۴۔ دسمبر ۱۸۸۸ء والے خط میں جو حضورؑ نے حضرت خلیفہ اوّل مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا۔ لکھتے ہیں کہ "۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں کہ جو بظاہر ایک لڑکے کی بابت پیشگوئی سمجھی گئی تھی وہ درحقیقت دو لڑکوں کی بابت پیشگوئی تھی یعنی اشتہار مذکور کی یہ پہلی عبارت کہ "خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے اس کو مقدس روح دیگئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے" یہ تمام عبارت اسی پسر متوفی کے حق میں ہے"۔

اور اسی خط میں دوسری جگہ تحریر فرماتے ہیں "۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی جو لڑکے کی بابت تھی وہ درحقیقت دو پیشگوئیوں پر مشتمل تھی جو غلطی سے ایک سمجھی گئی اور پھر بعد میں بشیر کی موت سے پہلے خود الہام نے اس غلطی کو رفع کر دیا"۔ (دیکھو رسالہ تشحیذ الاذہان جلد ۳ نمبر ۱۰ صفحہ ۱۳-۴۱۳ و ۴۱۴)

پس ثابت ہوا کہ جن دو لڑکوں کی بابت اس پیشگوئی میں خبر دیگئی ہے انمیں سے پہلا پسر متوفی

اور دوسرا مصلح موعود ہے۔ تو یہ امر بھی محقق ہو گیا کہ ان دونوں میں سے پہلے کے آنیکے بعد دوسرے کا **بلا فصل** آنا ضروری ہے۔ کیونکہ اس کے متعلق الہامی عبارت یہ ہے۔ "اس کے ساتھ فضل ہے جو اسکے آنیکے ساتھ آئیگا" اس عبارت میں دونوں ضمیروں کا مرجع پسر اول ہے۔ اور فضل سے مراد پسر موعود جیسے کہ حضرت اقدسؑ نے سبز اشتہار مذکور میں فرمایا ہے۔ "پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں **فضل** رکھا گیا"۔

اس پیشگوئی پر دو اعتراض

اس پر بعض لوگوں نے یہ دروغ بے فروغ مشہور کرنا شروع کر دیا کہ عرصہ ڈیڑھ ماہ سے صاحب مشتہر کے گھر میں لڑکا پیدا ہو گیا ہے اور بعض نے یہ اعتراض پیش کیا کہ "لڑکا لڑکی کی پیدا ہونیکی شناخت دائیوں کو بھی ہوتی ہے" اس کے جواب میں

اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء

حضرت اقدسؑ نے ۲۲۔ مارچ ۱۸۸۶ء کو ایک اشتہار شائع کیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ

جواب اعتراض اول

"ابھی تک جو ۲۲۔ مارچ ۱۸۸۶ء ہے ہمارے گھر میں کوئی لڑکا بجز پہلے دو لڑکوں کے جنکی عمر بیس بائیس سال سے

میعاد پیشگوئی

زیادہ ہے پیدا نہیں ہوا لیکن ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی نو برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہو جائیگا۔ اور یہ اتہام کہ گویا ڈیڑھ ماہ سے پیدا ہو گیا ہے۔ سراسر دروغ ہے......

جواب اعتراض دوم

(۱) کوئی دائی ایسا دعویٰ نہیں کر سکتی بلکہ ایک حاذق طبیب بھی ایسا دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس امر میں میری رائے قطعی اور یقینی ہے۔ جس میں تخلف کا امکان نہیں صرف ایک اٹکل ہوتی ہے جو بارہا خطا جاتی ہے (۲) علاوہ اسکے یہ پیشگوئی آج کی تاریخ سے دو برس پہلے کئی آریوں اور مسلمانوں اور بعض مولویوں و حافظوں کو بھی بتلائی گئی تھی۔ چنانچہ آریوں میں سے ایک شخص ملاوامل نام جو سخت مخالف ہے اور نیز شرمپت ساکنان قادیان ہیں۔ (۳) سوائے اسکے ایک نادان بھی سمجھ سکتا ہے کہ مفہوم پیشگوئی کا اگر نظر یکجائی دیکھا جائے تو ایسا بشری طاقتوں سے بالاتر ہے۔ جس کے نشان الٰہی ہونے میں کسی کو شک نہیں رہ سکتا اور اگر شک ہو تو اسی قسم کی پیشگوئی جو ایسے نشان پر مشتمل ہو پیش کرے۔

اس پیشگوئی کی عظمت

اس جگہ آنکھیں کھولکر دیکھ لینا چاہیئے کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے۔ جسکو خدائے کریم جلشانہ نے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنیکے لیئے ظاہر فرمایا ہے۔ اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے۔ کیونکہ مردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے

کہ جناب الٰہی میں دعا کر کے ایک روح واپس منگوایا جائے ..... جسکے ثبوت میں معترضین کو بہت سی کلام ہے اور پھر ..... یہ بھی منقول ہے۔ کہ ایسا مردہ صرف چند منٹ کے لیئے زندہ رہتا تھا ..... اور بفرض محال اگر ایسی روح کئی سال جسم میں باقی بھی رہتی تب بھی ایک ناقص روح کسی رذیل یا دنیا پرست کی جو احدؐ من الناس ہے دنیا کو کیا فائدہ پہنچا سکتی تھی۔ مگر اس جگہ بفضلہ تعالیٰ و ببرکتہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جسکی ظاہری و باطنی برکتیں تمام دنیا میں پھیلیں گی۔" (دیکھو اشتہار واجب الاظہار۔ ۲۲۔ مارچ ۱۸۸۶ء)

ایک نکتہ چینی

اسپر بعض لوگوں نے یہ نکتہ چینی کی کہ "نو برس کی حد جو پسر موعود کے لیئے بیان کی گئی ہے یہ بڑی گنجائش کی جگہ ہے۔ ایسی لمبی میعاد تک۔ تو کوئی نہ کوئی لڑکا پیدا ہو سکتا ہے،" جس کے جواب میں حضرت اقدسؑ نے ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء کو ایک اشتہار شائع کیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ

اشتہار ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء

اوّل تو اسکے جواب میں یہ واضح ہو کہ جن صفات خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے کسی لمبی میعاد سے گو نو برس سے بھی دوچند ہوتی اسکی عظمت اور شان میں کچھ فرق نہیں آ سکتا۔ بلکہ صریح دلی انصاف ہر ایک انسان کا شہادت دیتا ہے کہ ایسے عالی درجہ کی خبر جو ایسے نامی اور اخص آدمی کے تولد پر مشتمل ہے انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے۔ اور دعا کی قبولیت ہو کر ایسی خبر کا ملنا بے شک یہ بڑا بھاری آسمانی نشان ہے نہ یہ کہ صرف پیشگوئی ہے ماسوا اسکے اب بعد اشاعۃ اشتہار مندرجہ بالا (اشتہار ۲۲۔ مارچ ۱۸۸۶ء۔ نامہ نگار) دوبارہ اس امر کے انکشاف کیلئے جناب الٰہی میں توجہ کی گئی۔ تو آج ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء میں اللہ جلشانہ کی طرف سے اس عاجز پر اسقدر کھل گیا۔ کہ ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونیوالا ہے جو ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا (حاشیہ عربی الہام کے یہ دو فقرہ ہیں نازل من السماء و نزل من السماء جو نزول یا قرب النزول پر دلالت کرتے ہیں۔ منہ) اس سے ظاہر ہے کہ غالباً ایک لڑکا ابھی ہونیوالا ہے یا بالضرور اسکے قریب حمل میں۔ لیکن یہ ظاہر نہیں کیا گیا۔ کہ جو اَب پیدا ہوگا (یعنی جس کی بابت وعدہ دیا گیا ہے۔ کہ بہت ہی قریب ہونے والا ہے۔ نامہ نگار) یہ وہی لڑکا ہے (یعنی پسر موعود۔ نامہ نگار) یا وہ کسی اور وقت میں نو برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا۔ اور پھر بعد اسکے یہ بھی الہام ہوا کہ "انہوں نے کہا کہ آنیوالا یہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ تکیں" چونکہ یہ عاجز ایک بندہ ضعیف مولیٰ کریم جلشانہ کا ہے اس لیئے اسیقدر ظاہر کرتا ہے۔ جو منجانب اللہ ظاہر

کیا گیا آیندہ جو اس سے زیادہ منکشف ہو گا۔ وہ بھی شائع کیا جاویگا۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدےٰ“

خلاصہ مضمون اشتہار مذکور اس اشتہار کے دوسرے الہامی فقرہ سے پایا جاتا ہے۔ کہ پسر موعود دو لڑکوں میں سے ایک ضرور ہے۔ یعنی یا تو مصلح موعود وہ لڑکا ہے جس کا اِس اشتہار میں وعدہ دیا گیا ہے۔ ورنہ۔ جو اسکے بعد پیدا ہونیوالا ہے۔ وہ پسر موعود ہے۔ کیونکہ الہامی الفاظ ”دو آنیوالا ہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ تکیں“ اس امر کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ پسر موعود دو میں سے ایک ہے یا تو یہی ہے۔ ورنہ جو لڑکا اسکے بعد پیدا ہونے والا ہے وہ پسر موعود ہے۔

تولد دختر اس اشتہار کے بعد ابھی دو ماہ کا عرصہ نہیں گذرا تھا کہ آپکے مشکوئے معلّٰی میں ایک دختر نیک اختر پیدا ہوئی اس موقعہ پر بعض مخالفوں نے اشتہار مذکورہ بالا کو محرّف و مبدّل کر کے یہ مشہور کرنا شروع کیا کہ جو لڑکا

اس پر اعتراض پیدا ہونے کی پیشگوئی تھی اس کا وقت گذر گیا اور وہ غلط نکلی“ جسکے جواب میں حضرت اقدسؑ نے انہی دنوں میں ایک اشتہار زیر عنوان ”محک اخیار و اشرار“ شائع کیا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ

جواب از اشتہار محک اخیار و اشرار ”ہم اسکے جواب میں صرف لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ کہنا کافی سمجھتے ہیں۔۔۔۔۔۔ اشتہار ۲۲۔ مارچ ۱۸۸۶ء میں صاف صاف تولد فرزند موصوف کے لیئے نُو برس کی میعاد لکھی گئی ہے اور اشتہار ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء

نو برس کی میعاد منسوخ نہیں میں کسی برس یا مہینے کا ذکر نہیں اور نہ اس میں یہ ذکر ہے کہ جو نو برس کی میعاد رکھی گئی تھی اب وہ منسوخ ہو گئی ہے۔۔۔۔۔۔ ہم نے اس اشتہار میں اشارہ بھی کر دیا تھا کہ وہ فقرہ (ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ نامہ نگار) حمل موجودہ سے مخصوص نہیں ہے۔

اس کے بعد حضرت اقدس نے ۱۰۔ جولائی ۱۸۸۷ء کو ایک اشتہار شائع کیا جسمیں یہ الہام پسر موعود کی نسبت مندرج ہے۔

پیشگوئی از اشتہار ۱۰۔ جولائی ۱۸۸۷ء ”ایک اولوالعزم پیدا ہو گا وہ حسن اور احسان میں تیرا نظیر ہو گا وہ تیری ہی نسل سے ہو گا فرزند دلبند گرامی وارجمند مظہر الحق والعلاء کأنّ اللہ نزل من السماء (دیکھو ازالہ اوہام ایڈیشن اول صفحہ ۱۵۵)

تولد بشیر اول و اشتہار ۷۔ اگست ۱۸۸۷ء اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے ۷۔ اگست ۱۸۸۷ء کو آپ کو ایک

لڑکا مرحمت فرمایا۔ چنانچہ اسی روز آپ نے ایک اشتہار شائع فرمایا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ "اے ناظرین میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ وہ لڑکا جس کے تولد کے لئے میں نے اشتہار ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء میں پیشگوئی کی تھی اور خدائے تعالیٰ سے اطلاع پاکر اپنے کھلے کھلے بیان میں لکھا تھا کہ اگر وہ حمل موجودہ میں پیدا نہ ہُوا تو دوسرے حمل میں جو اسکے قریب ہے ضرور پیدا ہو جائیگا۔ آج ۱۶ ذی قعدہ ۱۳۰۴ھ مطابق ۷۔ اگست ۱۸۸۷ء میں ۱۲ بجے رات کے بعد ڈیڑھ بجے کے قریب وہ مولود مسعود پیدا ہوگیا فالحمد لِلّٰہ علٰی ذٰلک" اور اس کا نام بشیر رکھا۔ ناظرین

بشیر اول کونسی پیشگوئی کا مصداق ہے؟

اس بات کو یاد رکھیں کہ اس اشتہار میں حضرت اقدسؑ نے ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء والے اشتہار کی پیشگوئی کی طرف اشارہ تک بھی نہیں فرمایا۔ اور بشیر کو ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء کے اشتہار والی پیشگوئی کا مصداق بیان فرمایا ہے۔ اور نیز یہ بھی یاد رکھیں کہ ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء والی پیشگوئی کی نسبت حضرت اقدسؑ نے اسی اشتہار ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء میں کھولکر بتادیا تھا۔ کہ یہ معلوم نہیں کہ یہ پیشگوئی بھی پسر موعود کے متعلق ہی ہے یا وہ اس کے بعد نُو برس کی میعاد میں پیدا ہوگا ہاں جو الہام اس اشتہار میں شائع کیا گیا۔ اس سے یہ بات پائی جاتی ہے کہ پسر موعود دو لڑکوں میں سے ایک ہے۔ یعنی یا تو وہی لڑکا پسر موعود ہے جو اس پیشگوئی کے مطابق عنقریب پیدا ہوگا۔ یا وہ دوسرا لڑکا ہے جو نُو برس کے عرصہ کے اندر پیدا ہوگا۔

الہامات متعلقہ بشیر اوّل

اسوقت اس بشیر کی نسبت حضرت اقدسؑ کو کئی ایک الہامات ہوئے جنمیں اسکی ذاتی خوبی اور اسکے کمالات استعدادیہ کا ذکر تھا۔ چنانچہ اسکو الہام میں بشیر چراغ دین وغیرہ ناموں سے نامزد کیا گیا اور اسکی نسبت یہ بھی الہام ہُوا جو اسکی ولادت کے روز ہی ہُوا تھا۔

اِنَّا اَرْسَلْنٰهُ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ كُلُّ شَيْءٍ تَحْتَ قَدَمَيْهِ"۔

کیا یہی بشیر مصلح موعود ہے؟

ان فضائل کی وجہ سے اجتہادی طور پر حضرت اقدسؑ کو یہ خیال ہُوا کہ "کیا تعجب کہ مصلح موعود یہی لڑکا ہو" لیکن اس بارہ میں کوئی الہام نہیں ہُوا تھا۔ چنانچہ "ایک ذرا سا الہام بھی اس بارے میں شائع نہ کیا" بلکہ اس اجتہادی گمان کی بھی عام اشاعت نہیں کی تھی۔ اس کی پیدائیش کے بعد صدہا خطوط پنجاب اور ہندوستان سے اس مضمون کے پہنچے کہ آیا یہ لڑکا وہی ہے جس کے ہاتھ پر لوگ ہدایت پائیں گے؟۔ تو سب کو

یہی جواب دیا گیا۔ کہ اس بارہ میں صفائی سے ابتک کوئی الہام نہیں ہوا ہاں گمان غالب ہے کہ یہی ہو کیونکہ اسکی ذاتی بزرگی الہامات میں بیان کی گئی ہے۔" لیکن اس اجتہادی غلطی کا اس الہام نے جلدی ہی ازالہ کر دیا اور "پیچھے سے کھل گیا۔ کہ وہ **مصلح موعود نہ تھا مگر مصلح موعود کا بشیر تھا** (دیکھو مکتوب ۴ دسمبر ۱۸۸۸ء)

تتمہ اشتہار ۱۰۔ جولائی ۱۸۸۸ء اور اولوالعزم محمود - اس کے بعد حضرت اقدسؑ نے ۱۰۔ جولائی ۱۸۸۸ء کو ایک اشتہار شائع فرمایا جس کا تتمہ ۱۵۔ جولائی ۱۸۸۸ء کو شائع کیا اور اس تتمہ میں بیان فرمایا کہ "سب ضرورتوں کو خدا تعالیٰ نے پورا کر دیا تھا اولاد بھی عطا کی اور انہیں سے **وہ لڑکا** بھی جو دین کا چراغ ہوگا (یہ بشیر اوّل کا نام ہے۔ نامہ نگار) بلکہ ایک اور لڑکا ہونیکا قریب مدّت تک وعدہ دیا جس کا نام **محمود احمد** ہوگا اور وہ اپنے کاموں میں **اولوالعزم** نکلے گا۔"

وفات بشیر اوّل اسکے بعد ۴۔ نومبر ۱۸۸۸ء کو بشیر بقضائے الٰہی فوت ہو گیا۔ جس کی وفات

اعتراض پر بعض خام خیال لوگوں نے شور و غوغا شروع کر دیا اور اخبارات اور اشتہارات میں مشہور کرنے لگے کہ "یہ وہی بچہ ہے جسکی نسبت اشتہار ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء اور ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء اور ۷۔ اگست ۱۸۸۷ء میں یہ ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔"

سبز اشتہار تب حضور نے اس غلط فہمی کو دور کرنیکی غرض سے یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو سبز رنگ کے ورقوں پر ایک اشتہار شائع کیا اور اس میں واضح کر دیا کہ پسر موعود بشیر اول نہیں بلکہ بشیر ثانی ہے جس کا نام تتمہ اشتہار ۱۰۔ جولائی ۱۸۸۸ء میں **محمود** بتایا گیا ہے اس اشتہار کا خلاصہ مضمون یہ ہے۔

ذکر اعتراض "ناظرین پر منکشف ہو کہ بعض مخالفین پسر متوفی کی وفات کا ذکر کر کے اپنے اشتہارات و اخبارات میں طنز سے لکھتے ہیں کہ یہ وہی بچہ ہے جسکی نسبت اشتہار ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء اور ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء اور ۷۔ اگست ۱۸۸۷ء میں ظاہر کیا گیا تھا کہ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔" (صفحہ ۱)

جواب "لیکن ناظرین پر منکشف ہو کہ جن لوگوں نے یہ نکتہ چینی کی ہے انہوں نے بڑا دھوکہ کھایا ہے یا دھوکا دینا چاہا ہے اصل حقیقت یہ ہے کہ ماہ اگست ۱۸۸۷ء تک جو پسر متوفی کی پیدائش کا مہینہ ہے۔ جس قدر اس عاجز کی طرف سے اشتہار چھپے ہیں جن کا لیکھرام نے وجہ ثبوت کے طور پر اپنے اشتہار میں حوالہ دیا ہے۔ ان میں سے کوئی شخص ایک ایسا حرف بھی پیش نہیں کر سکتا جس میں یہ دعویٰ کیا گیا ہو۔ کہ

مصلح موعود اور عمر پانیوالا یہی لڑکا تھا جو فوت ہوگیا ہے بلکہ ۸- اپریل ۱۸۸۶ء کا اشتہار اور نیز ۷- اگست ۱۸۸۷ء کا اشتہار کہ جو ۸- اپریل ۱۸۸۶ء کی بنا پر اور اسکے حوالہ سے بروز تولد بشیر شائع کیا گیا تھا۔ صاف بتلا رہا ہے کہ ہنوز الہامی طور پر یہ تصفیہ نہیں ہوا کہ آیا یہ لڑکا مصلح موعود اور عمر پانیوالا ہے یا کوئی اور ہے" (ص۲) "لیکھرام کے اشتہار سے پہلے ایک اور اشتہار

شہادت آریان

آریوں کی طرف سے ہمارے تینوں اشتہارات مذکورہ بالا کے جواب میں مطبع چشمہ نور امرتسر میں شائع ہو چکا ہے اُس میں اُنہوں نے صاف اقرار کیا ہے کہ ان تینوں اشتہارات کے دیکھنے سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یہ لڑکا جو پیدا ہوا یہ وہی مصلح موعود اور عمر پانیوالا ہے یا وہ کوئی اور ہے" (حاشیہ ص۲)

خلاصہ کلام

"اب خلاصہ کلام یہ کہ ہر دو اشتہار ۸- اپریل ۱۸۸۶ء اور ۷- اگست ۱۸۸۷ء مذکورہ بالا اس ذکر و حکایت سے بالکل خاموش ہیں کہ لڑکا پیدا ہونیوالا کیسا اور کن صفات کا ہے بلکہ یہ دونوں اشتہار صاف شہادت دیتے ہیں کہ ہنوز یہ امر الہام کے رو سے غیر مفصل اور غیر مصرح ہے ہاں یہ تعریفیں جو اوپر گذر چکی ہیں آنیوالے لڑکے کی نسبت عام طور پر بغیر کسی تخصیص و تعیین کے اشتہار ۲۰- فروری ۱۸۸۶ء میں ضرور بیان کی گئی ہیں" (ص۳)

موجب توقف اشاعت سراج منیر

"یقینی طور پر کسی الہام کی بنا پر اس رائے کو ظاہر نہیں کیا گیا تھا۔ کہ ضرور یہ لڑکا پختہ عمر تک پہنچے گا اور اسی خیال اور انتظار میں سراج منیر کے چھاپنے میں توقف کی گئی تھی۔ تا جب اچھی طرح الہامی طور پر لڑکے کی حقیقت کھل جائے تب اس کا مفصل و مبسوط حال لکھا جائے" (ص۴)

دو لڑکوں کی پیشگوئی تھی

"الہام نے پیش از وقوع دو لڑکوں کا پیدا ہونا ظاہر کیا اور بیان کیا کہ بعض لڑکے کم عمری میں فوت بھی ہونگے دیکھو اشتہار ۲۰- فروری ۱۸۸۶ء و اشتہار ۱۰- جولائی ۱۸۸۸ء

پیشگوئی بشیر ثانی

سو مطابق پہلی پیشگوئی کے ایک لڑکا پیدا ہوگیا اور فوت بھی ہوگیا۔ اور دوسرا لڑکا جسکی نسبت الہام نے بیان کیا کہ دوسرا بشیر دیا جائیگا۔ جس کا نام دوسرا **محمود** ہے۔ وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے

یہ اٹل پیشگوئی ہے

پیدا نہیں ہوا مگر خدا کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد (۹ برس۔ ناشر) کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اسکے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں نادان اسکے الہامات پر ہنستا ہے اور احمق اسکی پاک بشارتوں پر ٹھٹھا کرتا ہے کیونکہ آخری دن اسکی نظر سے پوشیدہ ہے۔ اور انجام کار

اسکی آنکھوں سے چھپا ہوا ہے منہ" (حاشیہ صفحہ ۷)

کیا وفات بشیر اول ناگہانی ہوئی

"اب ہم فائدہ عام کے لئے یہ بھی لکھنا مناسب سمجھتے ہیں کہ بشیر احمد کی موت ناگہانی طور پر نہیں ہوئی بلکہ اللہ جل شانہ نے اسکی وفات سے پہلے اس عاجز کو اپنے الہامات کے ذریعہ سے پوری پوری بصیرت بخش دی تھی۔ کہ یہ لڑکا اپنا کام کر چکا ہے اور اب فوت ہو جائیگا۔ بلکہ جو الہامات اس پسر متوفی کی پیدائش کے دن ہوئے تھے ان سے بھی اجمالی طور پر اسکی وفات کی نسبت بو آتی تھی۔ اور مترشح ہوتا تھا۔ کہ وہ خلق اللہ کے لئے ایک ابتلاء عظیم کا

الہام متعلق بشیر اوّل

موجب ہوگا جیسا کہ یہ الہام انا ارسلناہ شاھدًا و مبشّرًا و نذیرًا۔ کصیّب من السمآء فیہ ظلمات و رعد و برق کل شیٔ تحت قدمیہ۔ یعنی ہم نے اس بچہ کو شاہد اور مبشّر اور نذیر ہونیکی حالت میں بھیجا ہے۔

تفسیر

اور یہ اس بڑے مینہ کی مانند ہے جس میں طرح طرح کی تاریکیاں ہوں اور رعد اور برق بھی ہو یہ سب چیزیں اسکے دونوں قدموں کے نیچے ہیں یعنی اسکے قدم اٹھانے کے بعد جو اسکی موت سے مراد ہے ظہور میں آجائیں گی۔ سو تاریکیوں سے مراد آزمائش اور ابتلاء کی تاریکیاں تھیں جو لوگوں کو اسکی موت سے پیش آئیں۔ اور ایسے سخت ابتلاء میں پڑ گئے جو ظلمات کی طرح تھا۔ اور آیت کریمہ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَیْھِمْ قَامُوْا کے مصداق ہوگئے۔ اور الہامی عبارت میں جیسا کہ ظلمت کے بعد رعد اور روشنی کا

حکم ترتیب بیانی

ذکر ہے یعنی جیسا کہ اس عبارت کی ترتیب بیانی سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ پسر متوفی کے قدم اٹھانے کے بعد پہلے ظلمت آئے گی اور پھر رعد اور برق۔ اسی ترتیب کے رو سے اس پیشگوئی کا پورا ہونا شروع ہوا۔ یعنی پہلے بشیر کی موت کی وجہ سے ابتلاء کی ظلمت وارد ہوئی اور پھر اسکے بعد رعد اور روشنی ظاہر ہونے والی ہے اور جس طرح ظلمت ظہور میں آگئی اسی طرح یقیناً جاننا چاہیئے کہ کسی دن وہ رعد اور روشنی بھی ظہور میں آجائیگی۔ جس کا وعدہ دیا گیا ہے۔ جب وہ روشنی آئے گی تو ظلمت کے خیالات کو بالکل سینوں اور دلوں سے مٹا دیگی۔ اور جو اعتراضات غافلوں اور مردہ دلوں کے منہ سے نکلے ہیں انکو نابود اور ناپدید کر دیگی۔ یہ الہام جو ابھی ہم نے لکھا ہے ابتداء سے صدہا لوگوں کو بہ تفصیل سنا دیا گیا تھا۔ چنانچہ منجملہ سامعین کے مولوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی بھی ہیں اور کئی اور جلیل القدر آدمی بھی۔ اب اگر ہمارے موافقین و مخالفین اسی الہام کے مضمون پر غور کریں۔ اور دقت نظر سے

دیکھیں۔ تو یہی ظاہر کر رہا ہے کہ اِس ظلمت کے آنیکا پہلے سے جناب الٰہی میں ارادہ ہو چکا تھا جو بذریعہ الہام بتلایا گیا اور صاف ظاہر کیا گیا۔ کہ ظلمت اور روشنی دونوں اس لڑکے کے قدموں کے نیچے ہیں

بشیر اوّل کا قدم اُٹھانا اور بشیر ثانی کا آنا

یعنی اسکے قدم اُٹھانے کے بعد جو موت سے مراد ہے ان کا آنا ضرور ہے۔ سو اے وے لوگو! جنہوں نے ظلمت کو دیکھ لیا حیرانی میں مت پڑو بلکہ خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ اسکے بعد اب روشنی آئے گی۔" (صفحہ ۱۵ تا ۱۷)

انزال رحمت کے دو طریق

خدا تعالیٰ کی انزال رحمت اور روحانی برکت کے بخشنے کیلئے بڑے عظیم الشان دو طریقے ہیں۔

پہلا طریق

(۱) اوّل یہ کہ کوئی مصیبت اور غم و اندوہ نازل کر کے صبر کرنیوالوں پر بخشش اور رحمت کے دروازے کھولے جیسا کہ اس نے فرمایا ہے

وبشّر الصّابرین الّذین اذا اصابتھم مصیبۃٌ قالوا انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون۔ اولٰٓئک علیھم صلوٰۃ من رّبّھم ورحمۃٌ و اولٰٓئک ھم المھتدون (الجزو نمبر ۲) یعنی ہمارا یہی قانون قدرت ہے۔ کہ ہم مومنوں پر طرح طرح کی مصیبتیں ڈالا کرتے ہیں اور صبر کرنیوالوں پر ہماری رحمت نازل ہوتی ہے اور کامیابی کی راہیں انہیں پر کھولی جاتی ہیں جو صبر کرتے ہیں۔

دوسرا طریق

دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے تا انکی اقتدا و ہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں۔ اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں شق ظہور میں آجائیں۔

شق اوّل

پس اوّل اس نے قسم اول کے انزال رحمت کے لیئے بشیر کو بھیجا تا بشّر الصّابرین کا سامان مومنوں کیلئے طیار کر کے اپنی بشریت کا مفہوم پورا کرے سو وہ ہزاروں مومنوں کے لیئے جو اسکی موت کے غم میں محض للہ شریک ہوئے بطور فرط کے ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف سے انکا شفیع ٹھہر گیا اور اندر ہی اندر بہت سی برکتیں انکو پہنچا گیا.........................

شق دوم

اور دوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہم نے بیان کی ہے اسکی تکمیل کے لیئے خدا تعالیٰ دوسرا بشیر بھیجے گا۔ جیسا کہ بشیر اول کی موت سے پہلے ۱۰۔ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اس کے بارے میں پیشگوئی کی گئی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائیگا

جس کا نام محمود بھی ہے وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا یخلق اللہ مایشآء

پیشگوئی ۲۰- فروری ۱۸۸۶ء دو لڑکوں کی بابت تھی	خدا تعالےٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا کہ ۲۰- فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی اور اس عبارت تک کہ مبارک

وہ جو آسمان سے آتا ہے پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے۔ کہ جو روحانی طور پر نزول رحمت کا موجب ہوا۔ اور اسکے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے انتہٰی" (حاشیہ صفحہ ۱۵ تا ۱۷)

مصداق پیشگوئی ۸- اپریل ۱۸۸۶ء	"۸- اپریل ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں اس عاجز نے ایک پیشگوئی شائع کی تھی۔ کہ ایک لڑکا اس عاجز کے گھر میں پیدا ہونیوالا ہے۔ اور اشتہار مذکور میں بتصریح

لکھ دیا تھا کہ شاید اسی دفعہ وہ لڑکا پیدا ہو یا اسکے بعد اسکے قریب حمل میں پیدا ہو سو خدائے تعالیٰ نے مخالفین کا خبث باطنی اور ناانصافی ظاہر کرنیکے لیئے اس دفعہ یعنی پہلے حمل میں لڑکی پیدا کی اور اسکے بعد جو حمل ہوا تو اس سے لڑکا پیدا ہوا اور پیشگوئی اپنے مفہوم کے مطابق سچی نکلی اور ٹھیک ٹھیک وقوع میں آگئی۔ مگر مخالفین نے جیسا کہ انکا قدیمی شیوہ ہے۔ محض شرارت کی راہ سے یہ نکتہ چینی کی

ایک نکتہ چینی اور اسکا جواب	کہ پہلی دفعہ ہی کیوں لڑکا پیدا نہیں ہوا۔ انکو جواب دیا گیا کہ اشتہار میں پہلی دفعہ کی کوئی شرط نہیں بلکہ دوسرے حمل تک پیدا ہونیکی شرط تھی۔ جو وقوع میں آگئی۔ اور پیشگوئی

نہایت صفائی سے پوری ہوگئی سو ایسی پیشگوئی پر نکتہ چینی کرنا بے ایمانی کی قسموں میں سے ایک قسم ہے کوئی منصف اسکو واقعی طور پر نکتہ چینی نہیں کہہ سکتا۔

دوسری نکتہ چینی	دوسری نکتہ چینی مخالفوں کی یہ ہے۔ کہ لڑکا جسکے بارہ میں پیشگوئی ۸- اپریل ۱۸۸۶ء

کے اشتہار میں کی تھی وہ پیدا ہوکر صغرسنی میں فوت ہوگیا۔ اس کا مفصل جواب اس تقریر میں مذکور ہے

اسکا جواب	اور خلاصہ جواب یہ ہے۔ کہ آجتک ہم نے کسی اشتہار میں نہیں لکھا کہ یہ لڑکا عمر پانیوالا

ہوگا۔ اور نہ یہ کہا کہ یہی مصلح موعود ہے بلکہ ہمارے اشتہار ۲۰- فروری ۱۸۸۶ء میں بعض ہمارے لڑکوں کی نسبت یہ پیشگوئی موجود تھی کہ وہ کم عمری میں فوت ہونگے۔ پس سوچنا چاہیئے کہ اس لڑکے کی وفات سے ایک پیشگوئی پوری ہوئی یا جھوٹی نکلی بلکہ جسقدر ہم نے لوگوں میں الہامات شائع کیئے اکثر انکے اس لڑکے کی وفات پر دلالت کرتے تھے

تفسیر الہام ۲۰- فروری ۱۸۸۶ء متعلق بشیر اوّل	چنانچہ ۲۰- فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار کی یہ عبارت

کہ ایک خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ یہ مہمان کا لفظ درحقیقت اس لڑکے کا نام رکھا گیا تھا اور یہ اسکی کم عمری اور جلد فوت ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ مہمان وہی ہوتا ہے جو چند روز رہکر چلا جاوے۔ اور دیکھتے دیکھتے رخصت ہو جاوے۔ اور جو قائم مقام ہو اور دوسروں کو رخصت کرے اس کا نام مہمان نہیں ہو سکتا۔ اور اشتہار مذکور کی یہ عبارت کہ وہ رجس سے (یعنی گناہ سے) بکلی پاک ہے

۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی دو لڑکوں کے متعلق

یہ بھی اس کی صغر سنی کی وفات پر دلالت کرتی ہے۔ اور یہ دھوکہ کھانا نہیں چاہیے کہ جس پیشگوئی کا ذکر ہوا ہے۔ وہ مصلح موعود کے حق میں ہے۔ کیونکہ بذریعہ الہام صاف طور پر کھل گیا ہے۔ کہ یہ سب عبارتیں پسر متوفی کے حق میں ہیں۔ اور مصلح موعود کے حق

مصلح موعود کی پیشگوئی

میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ اسکے ساتھ **فضل** ہے جو اسکے آنیکے ساتھ آئیگا۔ پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں **فضل** رکھا گیا۔ اور نیز دوسرا نام اس کا **محمود** اور تیسرا نام اس کا **بشیر ثانی** بھی ہے اور ایک الہام میں اس کا نام **فضل عمر** ظاہر کیا گیا ہے

Digitized by Khilafat Library

حد التوائے آمد مصلح موعود

اور ضرور تھا کہ اس کا آنا معرض التواء میں رہتا جب تک یہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے۔ پیدا ہو کر پھر واپس اٹھایا جاتا کیونکہ یہ سب امور حکمت الٰہیہ نے اسکے قدموں کے نیچے رکھے تھے۔ اور

بشیر اول ارہاص بشیر ثانی

بشیر اول جو فوت ہو گیا ہے۔ بشیر ثانی کے لئے بطور ارہاص تھا اس لئے دونوں کا ایک ہی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا۔" (حاشیہ صفحہ ۱۹ تا ۲۱)

سبز اشتہار سے کیا ثابت ہوا؟

سبز اشتہار کی مذکورہ بالا عبارتوں سے مندرجہ ذیل امور واضح طور پر ثابت ہوتے ہیں

(۱) سراج منیر کے طبع میں توقف صرف اس بنا پر رہا کہ "تا جب اچھی طرح الہامی طور پر لڑکے کی حقیقت کھل جائے تو اس کا مفصل و مبسوط حال لکھا جائے۔" (سبز اشتہار صفحہ ۴)

(۲) سبز اشتہار کی تاریخ اشاعت (یکم دسمبر ۱۸۸۸ء) تک صرف دو لڑکوں کی پیشگوئی تھی جن میں سے ایک بشیر اوّل متوفی تھا اور دوسرا بشیر ثانی **محمود** جسکے لئے میعاد (۹ برس) مقرر ہے (سبز اشتہار ص ۷)

(۳) ۱۰۔ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار والی پیشگوئی کا مصداق بشیر ثانی **محمود** ہے جسکے لئے میعاد (۹ برس) مقرر ہے (سبز اشتہار صفحہ ۷)

(۴) بشیر ثانی **محمود** خدا کے وعدوں کے موافق اپنی میعاد (۹ برس) کے اندر ضرور پیدا ہوگا زمین آسمان

ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں (سبز اشتہار صفحہ ۷)

(۵) بشیر اوّل کو شاہد اور مبشر اور نذیر ہونے کی حالت میں بھیجا گیا۔ (سبز اشتہار صفحہ ۱۵ تا ۱۶)

نوٹ:۔ حضرت اقدسؑ نے ۱م۔ دسمبر ۱۸۸۸ء والے خط میں تصریح کر دی ہے۔ کہ بشیر اول مصلح موعود کا بشیر (یعنی بشارت دینے والا) تھا چنانچہ فرمایا "مگر پیچھے سے کھل گیا کہ (بشیر اول) مصلح موعود نہ تھا مگر مصلح موعود کا بشیر تھا"۔ جس سے معلوم ہوا کہ مصلح موعود بشیر اوّل کے بعد بلا فصل آنیوالا ہے۔

(۶) بشیر اول اس بڑے مینہ کی مانند ہے جس میں طرح طرح کی تاریکیاں ہوں اور رعد اور برق بھی ہو یہ سب چیزیں اسکے دونوں قدموں کے نیچے ہیں جن کا اسکے قدم اُٹھانے کے بعد جو اسکی موت سے مراد ہے ظہور میں آجانا ضروری ہے۔ پس جس طرح اسکی وفات کے بعد تاریکیاں یعنی آزمائش اور ابتلاء آئے اسی طرح برق اور روشنی کا بھی بلا توقف آنا ضروری ہے۔ (خلاصہ صفحہ ۱۶ و ۱۷)

ظاہر ہے کہ ظلمت یہی آئی تھی۔ کہ مصلح موعود کی پیشگوئی جھوٹی سمجھی گئی۔ پس اسکے بعد روشنی آنے کے معنے بجز اسکے اور کچھ نہیں ہو سکتے کہ اس پیشگوئی کی صداقت ظاہر ہو جائے اور یہ امر بالکل بیّن ہے۔ کہ پیشگوئی کی صداقت اسکے پورا ہونے سے پہلے نہیں ظاہر ہو سکتی۔ پس اس فقرہ کے یہ معنے ہوئے کہ ابتلاء آچکنے کے بعد ضرور ہے۔ کہ اب بلا توقف و بلا فصل پسر موعود آجائے۔ تا پیشگوئی پوری ہو کر اپنی صداقت ظاہر کر دے۔

(۷) جیسا کہ اس عبارت (فیہ ظلمات و رعد و برق) کی ترتیب بیانی سے ظاہر ہوتا ہے کہ پسر متوفی کے قدم اُٹھانے کے بعد پہلے ظلمت آئے گی۔ اور پھر رعد اور برق۔ اسی ترتیب کے رو سے اس پیشگوئی کا پورا ہونا شروع ہوا۔ یعنی پہلے بشیر کی موت کی وجہ سے ابتلاء کی ظلمت وارد ہوئی۔ اور پھر اس کے بعد رعد اور روشنی ظاہر ہونیوالی ہے...... جب وہ روشنی آئیگی تو ظلمت کے خیالات کو بالکل سینوں اور دلوں سے مٹا دیگی۔ اور جو جو اعتراضات غافلوں اور مردہ دلوں کے منہ سے نکلے ہیں انکو ناپدید کر دیگی۔ (سبز اشتہار صفحہ ۱۷) اس سے اوپر کے نمبر کا یہ مفہوم تھا کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ظلمات و رعد و برق کا بلا فصل و توقف آجانا ضروری ہے اور اس نمبر کا یہ مفہوم ہے کہ جب ظلمت آچکی تو اب اسکے بعد رعد و برق کا بلا توقف آنا ضروری ہے۔ یعنی مصلح موعود کا آنا۔

(۸) سوائے وے لوگو جنہوں نے ظلمت کو دیکھ لیا حیرانی میں مت پڑو بلکہ خوش ہو اور خوشی سے

اچھلو کہ اسکے بعد اب روشنی آئے گی۔ (سبز اشتہار صفحہ ۱۷) جس سے معلوم ہوا۔ کہ جو سب سے پہلے فرزند پیدا ہو گا ضرور ہے کہ وہی مصلح موعود ہو۔ اسی کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے حضرت اقدسؑ نے سراج منیر اور سبز اشتہار ۱۵۔ مارچ ۱۸۹۷ء میں تحریر فرمایا کہ سبز اشتہار میں اس لڑکے کے بلا توقف پیدا ہونیکی پیشگوئی شائع کی گئی تھی۔ اور نیز یہ لکھا کہ وہ اب پیدا ہو گا۔

(۹) دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے۔ تا انکی اقتداء و ہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں اور انکے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں۔ اسکی تکمیل کے لیے خدائے تعالیٰ دوسرا بشیر بھیجے گا۔ جس سے معلوم ہوا کہ بشیر ثانی جو اولوالعزم محمود ہے۔ ان منصبوں میں سے کوئی ایک یا کئی ایک منصب پائیگا۔

(۱۰) بشیر ثانی ۱۰۔ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار والی پیشگوئی کا مصداق ہے۔ اور "خدا تعالیٰ نے اس عاجز (حضرت اقدسؑ) پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائیگا۔ جس کا نام **محمود** بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں **اولوالعزم** ہو گا **یخلق اللہ ما یشاء**" (حاشیہ صفحہ ۱۷) اس سے ثابت ہوا کہ ۱۰۔ جولائی ۱۸۸۸ء والی پیشگوئی مصلح موعود کے بارہ میں ہے۔ نہ کہ کسی اور لڑکے کے بارہ میں ممکن ہے۔ کہ اسجگہ کوئی شخص یہ اعتراض کرے۔ کہ اس اشتہار کی عبارت سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ بشیر اول ہی مصلح موعود تھا کیونکہ اسے حضرت اقدسؑ نے دین کا چراغ کہا۔ اور جس لڑکے کی بابت اس ۱۰۔ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں پیشگوئی کی ہے اسکو توان الفاظ سے بیان فرمایا ہے کہ "ایک اور لڑکے کا وعدہ دیا" جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ مصلح موعود نہیں ہو گا۔ سو اسکا جواب یہ ہے کہ دین کا چراغ مصلح موعود کا نام کسی پیشگوئی میں ہرگز نہیں بتایا گیا۔ بلکہ یہ نام بشیر اول متوفی کا ہے۔ اور چونکہ مصلح موعود وہ نہیں تھا۔ بلکہ اور تھا۔ اسلیئے فرمایا۔ کہ ایک اور لڑکا پیدا ہونیکا وعدہ دیا جسکا نام **محمود احمد** ہو گا۔ اب سبز اشتہار کا صفحہ ۲۱ دیکھو۔ کہ آیا یہ نام مصلح موعود ہی کا ہے۔ یا نہیں۔

(۱۱) الہام کے ذریعہ سے معلوم ہوا کہ "۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء والی پیشگوئی حقیقت میں **دو سعید** لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی۔ اور اس عبارت تک کہ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے کہ جو روحانی طور پر نزول رحمت کا موجب ہو گا اور اسکے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے (دیکھو صفحہ ۱۷ و ۲۱ حاشیہ) اس سے ثابت ہوا کہ بشیر اول کے بعد

مصلح موعود کا بلا توقف آنا ضروری ہے۔ کیونکہ اسکے متعلق الہامی فقرہ ہے " اس کے ساتھ فضل ہے جو اسکے آنیکے ساتھ آئیگا۔

(۱۲) ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء والی پیشگوئی کا مصداق بشیر اوّل تھا چونکہ اس اشتہار میں ظاہر کیا گیا ہے کہ اگر یہ لڑکا جسکی بابت اس ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں پیشگوئی شائع کی گئی ہے مصلح موعود نہیں تو اسکے بعد آنیوالا پسر موعود ہوگا اسلیئے بشیر اوّل (جو مصلح موعود نہیں تھا) کے بعد آنے والا ہی مصلح موعود ہے نہ کوئی اور۔

(۱۳) مصلح موعود کا نام الہامی عبارت (اسکے ساتھ فضل ہے جو اسکے آنیکے ساتھ آئیگا) میں فضل رکھا گیا۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ بشیر اول کے بعد مصلح موعود کا بلا فصل و بلا توقف پیدا ہونا ضروری ہے۔

(۱۴) مصلح موعود کا نام ہی **محمود** اور **بشیر ثانی** ہے اور اسی کا نام **فضل عمر** بھی ہے۔ پس جو لڑکا ان میں سے کسی نام کا مصداق ہے۔ وہ ہی مصلح موعود ہے۔

(۱۵) مصلح موعود کا آنا ملتوی رہنے کی انتہائی حد بشیر اول کی موت ہے۔ جیسا کہ فرمایا " اور ضرور تھا کہ اس کا آنا معرض التواء میں رہتا جبتک یہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے۔ پیدا ہو کر پھر واپس اٹھایا جاتا کیونکہ یہ سب امور حکمت الٰہیہ نے اسکے قدموں کے نیچے رکھے تھے "۔ پس ثابت ہوا کہ بشیر اول کی وفات کے بعد بلا فصل و توقف مصلح موعود کا پیدا ہو جانا ضروری ہے۔

(۱۶) " بشیر اول جو فوت ہو گیا ہے۔ بشیر ثانی کے لیئے بطور ارہاص تھا اسلیئے دونوں کا ایک ہی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا "۔ جس سے دو امر ثابت ہوئے۔ (ا) یہ کہ بشیر ثانی درجہ میں اور خصیلت میں بشیر اول سے بھی بہت اعلیٰ و ارفع ہے کیونکہ ضرور ہے کہ ارہاص سے صاحبِ ارہاص افضل و ارفع ہو۔ (یاد رہے کہ بشیر اول کے بارہ میں بہت ہی اعلیٰ درجہ کے کمالات ظاہر کرنیوالے الہامات ہیں جیسے کہ قبل ازیں مفصل مذکور ہو چکا ہے) (ب) بشیر اول کے بعد بشیر ثانی کا بلا توقف اور بلا فصل آجانا ضروری ہے۔ کیونکہ فصل و توقف کی صورت میں بشیر اول بشیر ثانی کے لیئے ارہاص نہیں ثابت ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ دونوں کا ایک ہی پیشگوئی میں یعنی ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء والی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا۔ پس ۲۰۔ فروری والی پیشگوئی دو طور سے یہ امر ثابت کر رہی ہے کہ بشیر اول کے بعد بشیر ثانی بلا فصل و توقف آئیگا اول صریح طور پر " ساتھ " کا لفظ

دو بارہ ذکر کرنا۔ دوم بشیر اول کو بشیر ثانی کے ارہاص کے طور پر ذکر کرنا۔

(۱۷) یہ پیشگوئی تقدیر معلق کی قسم میں سے نہیں ہے۔ بلکہ تقدیر مبرم ہے۔ کیونکہ اسکے متعلق الہامی فقرہ "وکان امرًا مقضیًا" تصریح کر رہا ہے۔ کہ یہ تقدیر معلق نہیں بلکہ مبرم ہے۔ پس یہ وہم کہ کسی لڑکے کے فوت ہو جانے سے اس پیشگوئی کا ٹل جانا پایا جاتا ہے۔ خیال باطل ہے۔

(۱۸) مصلح موعود عمر پانیوالا ہے۔ اور اسکے ذریعہ سے لوگ ہدایت پائیں گے۔ پس کوئی ایسا لڑکا جسکے چھوٹی عمر میں فوت ہونیکی پیشگوئی ہو۔ وہ مصلح موعود نہیں ہو سکتا۔

(۱۹) سبز اشتہار میں صرف ایک لڑکے کی بابت پیشگوئی ہے۔ جو مصلح موعود ہے۔ اسکے سوائے کسی کی پیشگوئی اس اشتہار میں نہیں جس سے ثابت ہو کہ اگر کسی لڑکے کی نسبت یہ معلوم ہو جائے کہ وہ سبز اشتہار والی پیشگوئی کا مصداق ہے یا یہ کہ اسکی بابت سبز اشتہار میں کوئی پیشگوئی موجود ہے تو اس سے یہ لازم آئیگا کہ وہ مصلح موعود ہے۔

(۲۰) مصلح موعود کے سوا کسی کے لئے کوئی میعاد نہیں بتائی گئی تھی۔ جیسا کہ سبز اشتہار سے اور اس سے پہلے اشتہارات سے ظاہر ہے پس جہاں میعاد کا ذکر ہو وہ مصلح موعود ہی کا ذکر ہے۔

اولوالعزم محمود کے مصلح موعود ہونے کا ایک اور ثبوت

علاوہ اسکے اگر اشتہار ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء والی پیشگوئی کا وہ حصہ جو پسر موعود کے متعلق ہے اور اسی طرح اشتہار ۱۰۔ جولائی ۱۸۸۷ء و تتمہ اشتہار ۱۰۔ جولائی ۱۸۸۸ء کی الہامی عبارتوں کو یکجائی نظر سے دیکھا جائے تو اسی سے صاف طور پر ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ **محمود** موعود ہی پسر موعود اور مصلح موعود ہے۔ یہ تینوں اشتہارات سبز اشتہار سے پہلے کے ہیں۔

اقتباسات از مکتوب امامؑ بنام خلیفۂ اوّل رضؓ

اسکے بعد ۴ دسمبر ۱۸۸۸ء کو یعنی سبز اشتہار کی تحریر سے تین روز بعد حضرت اقدسؑ نے حضرت سیدنا **نورالدین** خلیفہ اول رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اسی مسئلہ کے متعلق ایک خط[۱] لکھا جسمیں حضورؑ نے تحریر فرمایا "اور یوں ہوا کہ اس لڑکے کی پیدائش کے بعد اسکی طہارت باطنی اور صفائی استعداد کی تعریفیں الہام میں بیان کی گئیں اور پاک اور نور اللہ اور ید اللہ اور مقدس اور بشیر اور۔ خدا با ماست اس کا نام رکھا گیا۔ سو ان الہامات نے یہ خیال پیدا کر دیا کہ غالباً یہی مصلح موعود ہو گا۔ مگر پیچھے سے کھل گیا کہ مصلح موعود نہ

[۱] دیکھو تشحیذ جلد ۳ نمبر ۱۰۔

تھا مگر مصلح موعود کا بشیر تھا" اور اس سے چند سطر پہلے آپ نے لکھا کہ "الہامات جو اس پسر متوفی کی نسبت اسکی پیدائش کے بعد ہوئے ان سے خود مترشح ہوتا تھا۔ کہ وہ خلق اللہ کے لیئے ایک ابتلاء عظیم کا موجب ہوگا جیسا کہ یہ الہام ہوا۔ انا ارسلنٰہ شاھدًا و مبشرًا و نذیرًا کصیّبٍ من السماء فیہ ظلمات و رعدٌ و برق" پس معلوم ہوا

بشیر اول کس کا بشیر تھا

کہ بشیر اول کو الہام میں شاہد و مبشر اسلیئے کہا گیا کہ مصلح موعود کا مبشر تھا۔ اور اسکے لیئے بطور ارہاص و گواہ تھا اور ان ظلمتوں کی وجہ سے اس کا نام نذیر ہوا جو اس کے بعد آنیوالی تھیں۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ بشیر اول کے بعد مصلح موعود ہی آنیوالا ہے۔ نہ کوئی اور۔ اسی

مصلح موعود یوسف

خط میں ایک اور جگہ حضرت اقدسؑ لکھتے ہیں۔ " اس (بشیر اول) کی موت کی تقریب پر بعض مسلمانوں کی نسبت یہ الہام ہوا۔ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون۔ و قالوا تاللہ تفتؤا تذکر یوسف حتی تکون حرضًا او تکون من الھالکین۔ شاھت الوجوہ فتول عنھم حتی حین ان الصابرین یوفی لھم اجرھم بغیر حساب"

اس الہام میں مصلح موعود کا نام یوسف رکھا گیا۔ اور اگرچہ اس سے اس کے آنیکی کسی مدت کی

مصلح موعود کب آئیگا

تعیین نہیں ہوتی اور نہ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ بشیر اول کے بعد اس کا آنا ضروری ہے۔ تاہم اس سے یہ امر واضح طور پر معلوم ہوجاتا ہے۔ کہ مصلح موعود کا مسیح موعودؑ کی زندگی میں پیدا ہوجانا ضروری ہے۔ بلکہ یہ بھی ضروری ہے۔ کہ وہ قرب موت کے زمانہ سے پہلے پیدا ہوچکا ہو۔ غرض اسمیں اس وہم کی پوری تردید موجود ہے کہ نو سال سے مراد جو ۲۲۔ مارچ سنہ ۱۸۸۶ء والے اشتہار میں مصلح موعود کے لیئے بتائے گئے ہیں نو سو سال ہوں یا یہ کہ مصلح موعود کا آنا کسی آئندہ صدی کے سر کے ساتھ تعلق رکھتا ہو۔ جیسا کہ بعض لوگ وہم کرتے ہیں۔

فتنہ موجودہ کی پیشگوئی

یوسف کے لفظ سے جو اس الہام میں مصلح موعود کے لیئے آیا ہے۔ یہ بھی پایا جاتا ہے۔ کہ بعض افراد جماعت کے اسکے مقابلہ کے لیئے اٹھیں گے۔ جسکی تائید اسی الہام کے یہ الفاظ بھی کرتے ہیں۔ جو اس الہام کے ابتدائی الفاظ ہیں۔

" احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون۔"

تولد فرزند ارجمند

اسکے بعد ۱۲-جنوری ۱۸۸۹ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق مسیح موعود علیہ السلام کو فرزند ارجمند رحمت فرمایا۔

پہلے کئی جگہ ثابت کیا جا چکا ہے - کہ بشیر اول کے بعد جو لڑکا پیدا ہونیوالا ہے ضرور ہے کہ وہی مصلح موعود ہو لیکن اس لڑکے کی ولادت کے روز جو اشتہار حضرت اقدس نے شائع کیا۔

حاشیہ اشتہار ۱۲-جنوری ۱۸۸۹ء

اسکے حاشیہ میں آپ لکھتے ہیں کہ خدائے عزوجل نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء و اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے - اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا - کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائیگا - جس کا نام **محمود** بھی ہوگا - اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ وہ **اولوالعزم** ہوگا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا - وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے - پیدا کرتا ہے - سو آج ۱۲-جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاول کے طور پر **بشیر اور محمود** بھی رکھا گیا ہے - اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی - مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانیوالا ہے - یا وہ کوئی اور ہے - لیکن میں جانتا ہوں - اور محکم یقین سے جانتا ہوں - کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق مجھ سے معاملہ کریگا - اور اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونیکا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں ظہور پذیر ہوگا - اور اگر مدت مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائیگا تو خدائے عزوجل اس دن کو ختم نہیں کریگا - جبتک اپنے پاک وعدہ کو پورا نہ کرلے - مجھے ایک خواب میں اس مصلح موعود کی نسبت زبان پر یہ شعر جاری ہوا تھا

ے اے فخر رسل قرب تو معلومم شد * دیر آمدہ ز راہ دور آمدہ - پس اگر حضرت باری جلشانہ کے ارادہ میں دیر سے مراد اسی قدر دیر ہے کہ جو اس پسر کے پیدا ہونے میں جس کا نام بطور تفاول **بشیر الدین محمود** رکھا گیا ہے - ظہور میں آئی تو تعجب نہیں کہ یہی لڑکا موعود لڑکا ہو ورنہ وہ بفضلہ تعالیٰ دوسرے وقت پر آئیگا - اور ہمارے بعض حاسدین کو یاد رکھنا چاہیئے - کہ ہماری کوئی ذاتی غرض اولاد کے متعلق نہیں - اور نہ کوئی نفسانی راحت انکی زندگی سے وابستہ ہے - پس یہ انکی بڑی غلطی ہے کہ جو انہوں نے بشیر احمد کی وفات پر خوشی ظاہر کی - اور بغلیں بجائیں -

انہیں یقیناً یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر ہماری اتنی اولاد ہو جسقدر درختوں کے تمام دنیا میں پتے ہیں۔ اور وہ سب فوت ہوجائیں تو انکا مرنا ہماری سچی اور حقیقی لذت اور راحت میں کچھ خلل انداز نہیں ہوسکتا۔ مُمیت کی محبت میّت کی محبت سے اسقدر ہمارے دل پر زیادہ تر غالب ہے کہ اگر وہ محبوب حقیقی خوش ہو تو ہم خلیل اللہ کی طرح اپنے کسی پیارے بیٹے کو بدست خود ذبح کرنے کو طیار ہیں۔ کیونکہ واقعی طور پر بجز اس ایک کے ہمارا کوئی پیارا نہیں۔ جلشانہ وعزاسمہ۔ فالحمد للہ علیٰ احسانہ۔ منہ"

ایک اعتراض غرض اس جگہ یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب پہلی پیشگوئیوں اور الہامات سے ثابت ہوچکا ہے۔ کہ مصلح موعود وہی لڑکا ہے جو بشیر اول کے بعد بلا توقف پیدا ہونے والا ہے۔ تو اسوقت جبکہ بشیر اول کے بعد بلا توقف تمام شرائط کے مطابق ایک لڑکا پیدا ہوگیا تو حضرت اقدس ؑ نے یہ کیوں لکھا۔ کہ ابھی تک مجھ پر نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے یا وہ کوئی اور ہے"

جواب سو اس کا جواب یہ ہے کہ کلام الٰہی میں تدبّر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی پیشگوئی کے پورا ہوجانے کا علم حاصل ہونے کے دو ذریعے ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ جس امر کی بابت پیشگوئی کی گئی ہو اس کا ظہور ایسے طور پر ہوجائے کہ اس کا مشاہدہ ہی اس بات پر گواہی دیدے کہ پیشگوئی پوری ہوگئی اور پیشگوئی کا مفہوم واقعہ پر صادق آگیا۔ جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا ہے سیریکم ایاتہ فتعرفونہا یعنی جب خدا کے نشان ظاہر ہونگے تو تم انہیں مشاہدہ کرکے خود بخود پہچان لوگے۔ دوم یہ کہ اللہ تعالیٰ بتادے کہ پیشگوئی پوری ہوگئی اگرچہ واقعہ کی شہادت پوری پوری روشن اور واضح نہ ہو۔ جیسے کہ فرمایا انا فتحنا لک فتحاً مبیناً۔ یعنی ہم نے فتح کردی ہے۔ جسکے آثار ابھی بہتوں کی نظر سے مخفی تھے جسکی وجہ سے بہت سے صحابہؓ کو ابتلاء بھی پیش آیا مگر اس آیت نے ظاہر کردیا کہ واقعہ پیش آمدہ سے فتح کی پیشگوئی پوری ہوگئی ہے۔ سو اگرچہ پسر موعود والی پیشگوئی کے پورا ہوجانے پر پہلی شہادت موجود تھی لیکن چونکہ یہ پیشگوئی کوئی معمولی پیشگوئی نہ تھی بلکہ ایک عظیم الشان نشان تھا اسلیئے حضرت اقدس ؑ نے اسکے لیئے صرف ایک شہادت کو کافی نہ سمجھا بلکہ دوسری شہادت کا

انتظار کیا۔ ورنہ پیشگوئی کی صداقت ثابت کرنیکے لئے پہلی شہادت بھی کم نہ تھی۔ چنانچہ اسی بات کیطرف اشارہ فرماتے ہوئے حضرت اقدس لکھتے ہیں "خدائے عزّوجل نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء واشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے۔ اپنے لطف وکرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اول[1] کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائیگا۔ جس کا نام محمود بھی ہوگا۔ سو آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہوگیا ہے" کیا ان الفاظ کے یہی معنے نہیں ہیں کہ ان دونوں پیشگوئیوں کے مطابق آج لڑکا پیدا ہو گیا۔ یعنی نفس پیشگوئی اس لڑکے کے پیدا ہونے سے پوری ہو چکی ہے۔ ہاں چونکہ الہامی طور پر ابھی یہ نہیں معلوم ہوا تھا کہ یہی لڑکا اس پیشگوئی کا مصداق ہے۔ اسلئے اسکے بعد آپنے فرمایا۔ "مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانیوالا ہے" اگر اس لڑکے کی پیدائش پیشگوئی کی تمام شرائط کے مطابق نہیں تھی تو اسے اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء و یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کی پیشگوئی کے ماتحت کیوں رکھا اور بطور تفاؤل اسے ان ناموں کے ساتھ کیوں نامزد فرمایا۔ جو پسر موعود کے نام تھے۔ اور اگر لڑکے کی پیدائش پیشگوئی کے تمام شرائط کے مطابق ہے تو یہ کہنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ کہ اسکے پیدا ہونے سے پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ پیشگوئی کا پورا ہونا ثابت ہونے کے لئے اس قسم کی شہادت کافی نہیں بلکہ الہامی شہادت ضروری ہے۔ تو اس سے نہ صرف حضرت اقدسؑ کی ہزارہا پیشگوئیوں کا انکار کرنا پڑیگا بلکہ پہلے انبیاءؑ کی پیشگوئیوں کی بھی تکذیب لازم آئے گی۔ دُور جانیکی ضرورت نہیں حضرت اقدسؑ نے جن جن پیشگوئیوں کا مصداق صاحبزادگان مرزا بشیر احمد صاحب و میرزا شریف احمد صاحب و مرزا مبارک احمد صاحب مرحوم کو قرار دیا انکی بابت الہامی شہادت کہاں ہے۔ کہ وہی ان پیشگوئیوں کے مصداق ہیں اور یہ کہ ان کے تولد سے وہ پیشگوئیاں پوری ہو چکی ہیں۔

دوسری شہادت کے انتظار کی ایک یہ بھی وجہ ہے۔ کہ بشیر اول کی وجہ سے بعض لوگوں کو ابتلاء پیش آچکا تھا۔ جسکی بنا اگرچہ کسی الہام پر نہ تھی بلکہ اجتہادی گمان پر تھی تاہم چونکہ لوگوں کو ابتلاء پیش آچکا تھا۔ اسلئے حضرت اقدسؑ نے اس بارہ میں مزید احتیاط کے طور پر الہام کا انتظار کیا۔ ورنہ پیشگوئی کے پورا ہو چکنے میں کوئی دقیقہ باقی نہ تھا۔

علاوہ اسکے یہ بھی یاد رہے۔ کہ یہ پیشگوئی مخالفوں اور موافقوں میں پورے طور پر شہرت پا چکی

[1] اس فقرہ میں حضرت اقدسؑ نے ظاہر کر دیا ہے کہ بشیر ثانی (مصلح موعود) کے آنیکا یہی وقت ہے یعنی بشیر اول کے بعد بلا توقف جیسے کہ سراج منیر صفحہ ۳۱ کے حاشیہ میں حضرت اقدسؑ نے واضح کر دیا ہے۔

تھی۔ اور اسکی میعاد بھی متعدد اشتہارات کے ذریعہ سے لوگوں پر عیاں ہو چکی تھی پس اگر وہ اپنی میعاد مقررہ میں پوری نہیں ہو چکی تھی۔ تو کوئی وجہ نہ تھی کہ مخالفین اس پیشگوئی کی صداقت کے ثبوت کا مطالبہ مدّت مقررہ کے گذر جانے پر نہ کرتے جبکہ یہ دشمنان جان ہمیشہ اس تاک میں رہتے تھے کہ کسی طرح کوئی موقع ہاتھ آجائے جس میں ہم اس مدّعی الہام کو جھوٹا ثابت کر سکیں۔ اور اگر کسی نے یہ مطالبہ کیا ہے تو بتاؤ کہ اس کا جواب کیا نفی میں دیا گیا تھا یا اثبات میں ؟ - اور اگر پوری ہو چکی٭

سراج منیر اور مصلح موعود

اسکے بعد حضرت اقدسؑ نے ۱۸۹۷ء میں کتاب سراج منیر شائع کی جس میں حسب وعدہ سبز اشتہار والی پیشگوئی کا پورا ہونا مفصل و بسوط طور پر بیان فرمایا چنانچہ اس میں آپ لکھتے ہیں :۔

(۱) "پانچویں پیشگوئی یعنے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی (۲) کہ وہ اب پیدا ہوگا (۳) اور اس کا نام محمود رکھا جائیگا۔ (۴) اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے جواب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ (۵) چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا۔ (۶) اور اب نویں سال میں ہے" (حاشیہ) (۷) "ہاں سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کا وعدہ تھا۔ (۸) سو محمود پیدا ہوگیا (۹) کس قدر یہ پیشگوئی عظیم الشان ہے (۱۰) اگر خدا کا خوف ہے تو پاک دل کے ساتھ سوچو !۔ منہ" (دیکھو سراج منیر ۳۴)

یہی عبارت بالفاظہا ۱۵۔ مارچ ۱۸۹۷ء کے اشتہار میں شائع ہوئی جس کا عنوان یہ ہے۔ "لیکھرام کی موت کی نسبت آریہ صاحبوں کے خیالات"۔ اسمیں حضرت اقدس علیہ السلام نے حسب وعدہ نہایت وضاحت سے بسوط اور مفصل طور پر فرمادیا کہ جس لڑکے کا نام پیشگوئی میں محمود بتایا گیا تھا۔ اور جسکے لئے میعاد مقررہ کی گئی تھی اور جس کی نسبت سبز اشتہار میں لکھا گیا تھا کہ وہ اب پیدا ہوگا اور جس کی نسبت اسی اشتہار میں لکھا گیا تھا کہ وہ اب بلا توقف پیدا ہونے والا ہے۔ اور جس لڑکے کی پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز اشتہار شائع کیا گیا تھا اور اسے ہزاروں آدمیوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ وہ میرا لڑکا محمود ہے جس کی عمر اب نو سال ہے۔ اس سے بڑھکر کیا تفصیل ہو سکتی تھی غرض حضرت اقدسؑ نے حسب وعدہ سراج منیر

٭ تھی تو بتاؤ کس لڑکے کی پیدائش سے پوری ہوئی۔ کیونکہ یہ پیشگوئی کوئی ایسی نہیں تھی کہ کسی ایک لڑکے کے پیدا ہو جانے سے پوری ہو جاتی ورنہ بشیر اول کی پیدائش سے پوری ہو جاتی

میں کامل تفصیل کر دی۔ ہاں وہی سراج منیر جسکی نسبت لکھا تھا کہ اس میں توقف کا موجب صرف یہ امر ہے۔ کہ ہنوز الہام کے ذریعہ سے مصلح موعود کی تعیین نہیں ہوئی۔

اب میں ناظرین کی توجہ سبز اشتہار والی پیشگوئی کی اُن عبارتوں کیطرف منعطف کرانی چاہتا ہوں۔ جنکی طرف حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سراج منیر میں اس پیشگوئی کو منسوب فرمایا ہے۔ جن میں مصلح موعود کے آنیکی پیشگوئی بیان کی گئی ہے۔ ہاں صرف مصلح موعود ہی کی پیشگوئی جسکی آمد کا کئی سال سے سخت انتظار تھا چنانچہ الہام نے بھی اس انتظار کو ان الفاظ میں ظاہر کیا ہے

اے فخرِ رسل قرب تو معلومم شد ؛ دیر آمدۂ زراہ دور آمدۂ

شہادت تریاق القلوب

ان پیشگوئیوں کو اس جگہ دُہرانے کی ضرورت نہیں

علاوہ اسکے تریاق القلوب کے صفحہ ۴۰ میں حضرت اقدسؑ تحریر فرماتے ہیں:۔ (۱) ”محمود ابھی پیدا نہیں ہوا تھا جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونیکی خبر دی گئی اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا یہ پایا کہ محمود (۲) تب میں نے اس پیشگوئی کے شائع کرنے کے لیے سبز رنگ کے ورقوں پر ایک اشتہار چھاپا جسکی تاریخ اشاعت یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے“ (صفحہ ۴۰) اور اسی کتاب میں دوسری جگہ فرماتے ہیں (۳) ”محمود جو میرا بڑا بیٹا ہے اسکے پیدا ہونیکے بارہ میں اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء (۴) اور نیز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں جو سبز رنگ کے کاغذ پر چھاپا گیا تھا پیشگوئی کی گئی۔ (۵) اور سبز رنگ کے اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا کہ اس پیدا ہونیوالے لڑکے کا نام محمود رکھا جائیگا۔ (۶) ایسا ہی دہم جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار بھی ...... (۷) تب خدا کے فضل اور رحم سے ۱۲ جنوری مطابق ۹۔ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ میں بروز شنبہ محمود پیدا ہوا“ (صفحہ ۴۲) غرض ان عبارتوں میں بھی حضرت اقدسؑ نے صاحبزادہ میرزا محمود احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کو سبز اشتہار و ۱۰۔ جولائی کا مصداق بیان فرمایا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ یہ دونوں اشتہار مصلح موعود ہی کی خبر دیتے ہیں۔ اور بس۔ جیسا کہ اوپر بالتفصیل مذکور ہو چکا ہے۔ بس تریاق القلوب بھی بڑے زور سے یہی شہادت دے رہی ہے کہ سیدنا محمود ہی پسر موعود ہیں۔

ایک نکتہ اس جگہ ایک اور نکتہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ حضرت صاحبزادہ صاحب ممدوح کا نام آپ کی ولادت سے پہلے مسجد کی دیوار پر لکھا ہوا دکھایا گیا۔ چونکہ علم تعبیر رؤیا کے

رو سے مسجد سے مراد جماعت ہوتی ہے تو اس سے معلوم ہُوا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ جماعت کا امام بنائے گا۔ اس سے بھی نہ صرف پسر موعود اور مصلح موعود کی طرف ہی اشارہ پایا جاتا ہے۔ بلکہ یہ رؤیا آپکی خلافت کی بابت بھی صاف طور پر بشارت دے رہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسیح موعود کا خلیفہ ثانی بنا کر پورا کیا۔ جیسا کہ سبز اشتہار میں بھی اس کی نسبت تین طور سے پیشگوئی کی گئی تھی۔ (ا) اس کا نزول پانچ صورتوں میں سے کسی صورت سے ہوگا جن میں سے ایک خلافت ہے (ب) وہ رحمت کی قسم ثانی کی تکمیل کے لیئے آئیگا۔ الوصیت میں یہ کام خلفاء کا بتایا ہے۔ (ج) وہ فضل عمر ہوگا جس میں اشارہ ہے کہ وہ عمر ثانی یعنی خلیفہ ثانی ہوگا۔

کیا صاحبزادہ مبارک احمد مصلح موعود تھا

اس جگہ بعض لوگوں نے یہ شبہ پیش کیا ہے کہ حضرت اقدسؑ نے مصلح موعود والی پیشگوئی کا مصداق تریاق القلوب میں صاحبزادہ مبارک احمد کو قرار دیا ہے کیونکہ فرمایا کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی میں تین قرائن بیان فرمائے ہیں جو یہ ہیں :-

(۱) وہ تین کو چار کرنے والا ہے (۲) پیر کے دن اس کا عقیقہ ہُوا تھا (۳) صریح طور پر اس کا نام مبارک اشتہار مذکور کے تیسرے صفحہ کے کالم دوم سطر ۲ میں موجود ہے (مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے)

اس شبہ کا ازالہ

سو اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت اقدسؑ نے یہ تو قطعاً کسی جگہ بھی نہیں لکھا کہ مبارک احمد مصلح موعود اور پسر موعود ہے۔ ہاں یہ فرمایا ہے کہ ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء والے اشتہار میں اس کی بابت پیشگوئی موجود ہے لیکن اس سے صاحبزادہ مبارک احمد کا مصلح موعود ہونا ہرگز نہیں پایا جاتا کیونکہ اسی تریاق القلوب میں حضرت اقدسؑ نے بیان فرمایا ہے کہ ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء والے اشتہار میں چار لڑکوں کی بابت پیشگوئی موجود ہے پس اگر صرف ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں کسی لڑکے کی بابت پیشگوئی موجود ہونے سے وہ لڑکا مصلح موعود ثابت ہو جاتا ہے تو پھر اس صورت میں جس طرح اس سے صاحبزادہ مبارک احمدؒ کا مصلح موعود ہونا ثابت ہوگا اسی طرح باقی تینوں بلکہ چاروں میں سے ہر ایک کا مصلح موعود ہونا بھی ثابت ہوگا۔ جن میں سے اسوقت تین لڑکے موجود ہیں اور دو بچپن ہی میں فوت بھی ہو چکے ہیں۔ غالباً اس کا جواب یہی دیا جائیگا کہ صرف ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء والے اشتہار میں پیشگوئی کے ہونے سے کسی کا مصلح موعود ہونا ثابت نہیں ہو سکتا اور اس اشتہار میں کسی کی نسبت پیشگوئی کا ہونا اس بات کی دلیل ہو سکتا ہے کہ

وہ مصلح موعود ہے بلکہ مصلح موعود کی جو علامتیں پیشگوئیوں میں مذکور ہیں ان سے اس کی تعیین ہوتی ہے جیسے کہ پیش کردہ شبہ میں تین علامتیں ہی دلیل ٹھہرائی گئی ہیں۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر واقعی مصلح موعود کی وہی علامتیں ہیں جو اس شبہ میں پیش کی گئی ہیں۔ اور وہ تینوں علامتیں اصل پیشگوئی کے مفہوم کے مطابق صاحبزادہ مبارک احمد میں پائی جاتی تھیں تو اس صورت میں کچھ بھی شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ ان علامتوں کو صاحبزادہ مبارک احمد کی طرف منسوب کرنے سے صاف طور پر ثابت ہو رہا ہے کہ وہی مصلح موعود تھا اور اگر مصلح موعود کیلئے پیشگوئی میں ایسے شرائط و صفات مذکور ہیں جو صاحبزادہ مبارک احمد میں موجود نہیں تو اس صورت میں ان معترضین کا یہ دعویٰ کہ ان علامتوں سے ثابت ہوا مصلح موعود تھا بے دلیل ہے۔ پس اس امر کی تنقیح و تحقیق کیلئے ضروری ہے کہ مصلح موعود کے لئے پیشگوئیوں میں جسقدر ایسے شرائط و لوازم مذکور ہیں ان اس جگہ بیان کئے جائیں۔ چونکہ اصل سوال صاحبزادہ مبارک صاحب کے مصلح موعود ہونے کے متعلق ہے اور اسکی بنا تین علامات مذکورہ پر بیان کی جاتی ہے اسلئے پہلے انہیں تینوں کے متعلق غور کرنا ضروری ہے۔

(۱) تین کو چار کرنیوالا۔ اسکے متعلق صرف اتنا بتا دینا کافی ہوگا کہ یہ علامت صاحبزادہ مبارک احمد کے ساتھ خصوصیت نہیں رکھتی بلکہ اس سے بھی بڑھکر صفائی کے حضرت اولوالعزم محمود میں پائی جاتی ہے کیونکہ ۲۲۔ مارچ ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں حضرت اقدس لکھتے ہیں کہ "اب تک میرے دو لڑکے ہیں جنکی عمریں اسوقت بیس بائیس برس سے زیادہ ہیں" اسکے بعد ۷۔ اگست ۱۸۸۷ء کو بشیر اول پیدا ہوا۔ پس یہ تین ہوئے اسکے بعد ۱۲۔ جنوری ۱۸۸۹ء کو تین کو چار کرنے والا محمود موعود پیدا ہوا۔ پس اگر صاحبزادہ مبارک احمد اس لحاظ سے کہ اسکی پیدائش کے وقت پیشگوئیوں کے مطابق پیدا ہونیوالے تین لڑکے زندہ موجود تھے تین کو چار کرنے والا تھا تو حضرت صاحبزادہ اولوالعزم محمود موعود بلا شرط اور بطریق اولیٰ تین کو چار کرنے والے ہیں۔ غرض یہ صفت نہ صرف صاحبزادہ مبارک احمد کے ساتھ خصوصیت نہیں رکھتی بلکہ یہ حضرت صاحبزادہ اولوالعزم محمود موعود میں بہت زیادہ صفائی سے اور نہایت اجلیٰ طور پر پائی جاتی ہے۔

(۲) دوشنبہ کو عقیقہ ہونا یہ پیشگوئی کے رو سے کوئی علامت پسر موعود کی نہیں ہے۔ ہاں اگر کسی الہام سے معلوم ہو جاتا کہ اسکے معنے یہی ہیں تو بہر حال وہی معنے معتبر ہوتے جنکی تصدیق الہام سے ہو جاتی لیکن یہ بات ہرگز ثابت نہیں کہ حضرت اقدس کو اسکے متعلق کوئی الہام ہوا تھا اس

اصل پیشگوئی کے مفہوم کے مطابق یہ علامت حضرت صاحبزادہ اکبر سیدنا محمود موعود میں پائی جاتی ہے کیونکہ اس بارہ میں پیشگوئی کے الفاظ یہ ہیں "دوشنبہ مبارک ہے دوشنبہ" اور حضرت اقدس نے آپکے ختم قرآن کی تقریب پر جو الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا کا رنگ لیئے ہوئے تھی جو آمین لکھی تھی اس میں یہ دعا بار بار آئی ہے ع یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی - جسکی تاریخ ۷ - جون ۱۸۹۷ء روز دوشنبہ تھی (دیکھو محمود کی آمین طبع اول صفحہ آخر) جس سے صاف صاف معلوم ہو رہا ہے کہ یہ علامت نہایت سادگی اور صفائی کے ساتھ حضرت ممدوح میں موجود ہے - پس صاحبزادہ مبارک احمد اس سے کیونکر مصلح موعود ثابت ہو سکتا ہے -

(۳) نام مبارک - جیسے کہ پہلے مفصل طور پر مذکور ہو چکا ہے الہام کے رو سے یہ امر محقق ہو چکا ہے کہ یہ نام بشیر اول کا ہے کیونکہ حضرت اقدس نے سبز اشتہار میں اور اسی طرح ۴ - دسمبر ۱۸۸۸ء والے خط میں بار بار لکھا ہے کہ مجھے الہام سے بتایا گیا ہے کہ یہ عبارت بشیر اول متوفی کے حق میں ہے - غرض الہام کے رو سے اسکا اصل مصداق بشیر اول ہے نہ کوئی اور - اور اگر اسکا اصل مصداق صاحبزادہ مبارک احمد ہی قرار دیا جائے تو بھی صاحبزادہ موصوف مصلح موعود ہرگز نہیں ہو سکتا کیونکہ الہام کے ذریعہ سے یہ امر محقق ہو چکا ہے کہ مصلح موعود والی پیشگوئی اسکے بعد شروع ہوتی ہے اور جو عبارت مبارک کے نام پر مشتمل ہے یعنی یہ فقرہ کہ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے وہ مصلح موعود کے حق میں ہرگز نہیں بلکہ اس سے پہلے آنیوالے لڑکے کے حق میں ہے اور جو عبارت مصلح کے حق میں ہے اسکا مصداق بھی مبارک احمد کسی طرح نہیں ہو سکتا کیونکہ مصلح موعود کا بشیر اول کے بعد بلا فصل اور بلا توقف آنا ضروری ہے کیونکہ جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہے " مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے اسکے ساتھ فضل ہے جو اسکے آنے کے ساتھ آئیگا " میں سے پہلا جملہ بشیر اول متوفی کے حق میں ہے اور اس میں اس کا نام مبارک رکھا گیا ہے اور دوسرے جملے میں جو فضل کا لفظ ہے وہ مصلح موعود کا نام ہے جیسا کہ الہام نے اسکی تصریح کی ہے اور یہ بالکل ظاہر بلکہ اظہر من الشمس ہے کہ اس عبارت کے رو سے اس مبارک کے آنیکے بعد فضل کا بلا فصل اور بلا توقف آنا ضروری ہے چنانچہ اس بات پر زور دینے کے لیئے کہ اس مبارک اور فضل موعود میں فاصلہ ہرگز

نہیں ہو سکتا الہام میں تاکید کے طور پر ساتھ" کے لفظ کو دو ہرایا گیا اور بہت زور دیکر کہا گیا کہ وہ اسکے ساتھ فضل ہے جو اسکے آنے کے ساتھ آئیگا" سو چونکہ بشیر اول کے بعد بلافصل وبلاتوقف آنیوالا سیدنا محمود موعود ہے اسلئے وہی مصلح موعود ہے اسکے سواء اور کوئی نہیں ہو سکتا خواہ مبارک احمد ہو یا کوئی اور۔ کیونکہ بشیر اول کے بعد بلافصل وبلاتوقف آنیوالا سیدنا محمود موعود کے سواء اور کوئی نہیں۔ اسکے بعد اب مصلح موعود کے باقی نشان وعلامات لکھے جاتے ہیں جو پیشگوئیوں میں اسکے لیئے پہلے آچکے ہیں تاکہ بخوبی واضح ہو جائے کہ آیا مصلح موعود مبارک احمد تھا یا کہ سیدنا محمود ہیں۔

(۴) وہ عمر پانیوالا ہوگا (۵) وہ پسر اول متوفی کے بعد بلافصل وتوقف آئیگا (۶) اسکے ذریعہ اللہ اپنی دوسری قسم رحمت (ارسال مرسلین ونبیین وائمہ واولیاء وخلفاء) کو پورا کرے گا یعنی وہ ان منصبوں میں سے کوئی ایک یا کئی ایک منصب پائیگا (۷) وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلے گا (۸) حسن واحسان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نظیر ہوگا (۹) وہ یوسف ہوگا (۱۰) وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا (۱۱) قومیں اس سے برکت پائینگی۔ (۱۲) اپنے مسیحی نفس سے بہتوں کو بیماریوں سے شفا دیگا (۱۳) سخت ذہین وفہیم ہوگا (۱۴) دل کا حلیم ہوگا (۱۵) علوم ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائیگا (۱۶) وہ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء ہوگا (۱۷) اس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا (۱۸) وہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے عطر سے ممسوح ہوگا ظاہر ہے کہ رضامندی الٰہی رحیمی صفت کے ماتحت حاصل ہوتی ہے اور رحیمی انعامات بچپن سے بعد کی عمر کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں) (۱۹) اللہ تعالیٰ اس میں اپنی روح ڈالے گا (۲۰) خدا کا سایہ اسکے سر پر ہوگا (۲۱) وہ جلد جلد بڑھے گا (۲۲) وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا (۲۳) وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا (۲۴) وہ فخر رسل ہوگا (۲۵) ۲۲۔مارچ ۱۸۸۶ء لغایت ۲۲۔مارچ ۱۸۹۵ء کی نو سالہ میعاد کے اندر پیدا ہوگا۔

کیا ان نشانوں کی موجودگی میں کسی کے واہمہ میں بھی آسکتا ہے کہ صاحبزادہ مبارک احمد مصلح موعود ہو جسکی بابت اسکی پیدائش سے بھی پیشتر الہام نے بتادیا تھا کہ وہ کم عمری میں ہی وفات پاجائے گا جسکے الفاظ یہ ہیں " انی اسقط من اللہ واصیبہ (تریاق القلوب صفحہ ۴۱) جس کے

مطابق وہ ۱۹۰۷ء میں وفات پا گیا۔ اللّٰھم اجعلہ لنا فرطاً واجعلہ لنا شافعاً ومشفعاً۔

بعض لوگ اس جگہ یہ وہم بھی پیش کرتے ہیں کہ اگرچہ پسر موعود والی پیشگوئی کے بعض فقروں کا صاحبزادہ مبارک احمدؒ پر صادق آنا یہ ثابت نہیں کرتا کہ وہ پسر موعود تھا لیکن چونکہ حضرت اقدسؑ نے صاحبزادہ موصوف میں ان نشانوں کا پایا جانا بیان فرمایا ہے اس لیئے اس سے کم از کم۔۔۔ یہ ضرور معلوم ہوتا ہے کہ اس بارہ میں حضرت اقدسؑ نے کسی اور کی بھی تعیین نہیں کی ورنہ مبارک احمدؒ پر اِن پیشگوئیوں کو چسپاں نہ فرماتے۔

سو اگرچہ اس وہم کا ازالہ قبل ازیں پورے طور پر ہو چکا ہے تاہم مزید توضیح کی غرض سے پھر لکھا جاتا ہے کہ جہاں جہاں حضرت اقدسؑ نے صاحبزادہ مبارک احمدؒ کی نسبت لکھا ہے کہ اسکی بابت ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں پیشگوئی کی گئی تھی یا یہ کہ وہ چوتھا یا تین کو چار کرنیوالا ہے وہیں اس وہم کا بھی ازالہ فرما دیا ہے اور اُن تمام مقامات میں ساتھ ہی مصلح موعود والی پیشگوئی کا مصداق سیدنا محمود کو قرار دیدیا ہے۔ سب سے پہلے حضور نے انجام آتھم میں مبارک احمدؒ کی بابت پیشگوئی بیان فرماتے ہوئے ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء والی پیشگوئی کا ذکر فرمایا ہے۔ اور وہیں مصلح موعود والی پیشگوئی کا مصداق سیدنا محمود کو بیان فرمایا ہے اور فرما دیا ہے کہ سبز اشتہار میں جس لڑکے کی بابت پیشگوئی لکھی گئی تھی وہ میرا بڑا لڑکا محمود ہے دیکھو ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۱۵۔ اسکے بعد تریاق القلوب میں مبارک احمدؒ کی پیشگوئی کا ذکر فرمایا ہے تو ساتھ ہی مصلح موعود والی پیشگوئی جو کہ سبز اشتہار میں ہے اس کا مصداق سیدنا محمود کو بیان فرمایا ہے۔ جیسا کہ مفصل مذکور ہو چکا ہے۔ اور اسکے بعد حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۲۱۸ میں اکتالیسویں نشان کے نیچے ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء والی پیشگوئی کی طرف اشارہ کر کے مبارک احمدؒ کا بھی ذکر کیا ہے تو اس سے پہلے صفحہ ۲۱۷ میں مصلح موعود والی پیشگوئی کا مصداق سیدنا **محمود** کو بیان فرما دیا ہے۔ غرض ہر جگہ ساتھ ہی اس وہم کا ازالہ بھی حضرت اقدس خود ہی کرتے گئے ہیں۔

علاوہ اسکے یہ بھی یاد رہے کہ مبارک احمدؒ پر کسی رنگ میں اس پیشگوئی کے کسی حصہ کے صادق آنے سے یہ نہیں پایا جاتا کہ اصل پیشگوئی اسی کے حق میں ہے یا یہ کہ حضرت اقدسؑ نے اسے اس پیشگوئی کا اصل مصداق ٹھہرایا ہے یا یہ کہ اس پیشگوئی کا مصداق متعین نہ رہا کیونکہ بالکل یہی

مثال آتھم والی پیشگوئی میں موجود ہے کیونکہ انوار الاسلام میں حضرت اقدسؑ نے جنگ مقدس والی پیشگوئی کا کئی ایک پادریوں پر پورا ہونا بیان فرمایا ہے لیکن باوجود اسکے اصل مصداق اس پیشگوئی کا آتھم ہی تھا نہ کوئی اور۔ جیساکہ حضرت اقدسؑ نے کتاب البریہ میں بیان فرمایا ہے۔

حقیقۃ الوحی کی شہادت کہ سیدنا محمود مصلح موعود ہیں

حقیقۃ الوحی میں جو حضرت اقدسؑ کی سب سے آخری جامع تصنیف ہے سبز اشتہار والی پیشگوئی کا مصداق سیدنا محمود کو بیان فرماتے ہوئے حضورؑ لکھتے ہیں "چونتیسواں نشان یہ ہے کہ میرا ایک لڑکا فوت ہوگیا تھا۔ اور مخالفوں نے جیساکہ انکی عادت ہے اس لڑکے کے مرنے پر بڑی خوشی ظاہر کی تھی۔ تب خدا نے مجھے بشارت دیکر فرمایا۔ کہ اسکے عوض میں جلد ایک اور لڑکا پیدا ہوگا۔ جس کا نام محمود ہوگا۔ اور اس کا نام ایک دیوار پر لکھا ہوا مجھے دکھایا گیا۔ تب میں نے ایک سبز رنگ اشتہار میں ہزارہا موافقوں اور مخالفوں میں یہ پیشگوئی شائع کی۔ ابھی سترہ۱۷ دن پہلے لڑکے کی موت پر نہیں گذرے تھے۔ کہ لڑکا پیدا ہوگیا۔ اور اس کا نام محمود احمدؐ رکھا گیا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۷)

پھر حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶۰ میں حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں "ایسا ہی جب میرا پہلا لڑکا فوت ہوگیا۔ تو نادان مولویوں اور انکے دوستوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں نے اس کے مرنے پر بہت خوشی ظاہر کی۔ اور بار بار انکو کہا گیا۔ کہ ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء میں یہ بھی ایک پیشگوئی ہے کہ بعض لڑکے فوت بھی ہونگے۔ پس ضرور تھا۔ کہ کوئی لڑکا خورد سالی میں فوت ہوجاتا تب بھی وہ لوگ اعتراض سے باز نہ آئے۔ تب خدا تعالیٰ نے۔ ایک دوسرے لڑکے کی مجھے بشارت دی۔ چنانچہ میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں اس دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت ہے۔ دوسرا بشیر دیا جاویگا۔ جس کا دوسرا نام محمود ہے وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے۔ پیدا نہیں ہوا۔ مگر خدا تعالیٰ کے وعدے کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ پر اسکے وعدے کا ٹلنا ممکن نہیں یہ ہے عبارت سبز اشتہار کے صفحہ ۷ کی جسکے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام محمود رکھا گیا۔ اور اب تک بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہے۔ اور سترھویں سال میں ہے۔" دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶۰ سطر ۱ تا ۸

اس جگہ حضرت اقدسؑ نے سیدنا محمود کو سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ والی پیشگوئی کا مصداق بیان فرمایا ہے۔ اور اس عبارت سے جس کا حضورؑ نے اسجگہ ذکر فرمایا ہے بظاہر یہ نہیں سمجھا جاتا کہ یہ مصلح موعود اور پسر موعود کی بابت پیشگوئی ہے اس سے صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ بشیر ثانی ہوگا اور اس کا دوسرا نام محمود ہوگا (تتمہ اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء میں الہامی نام محمود احمد بتایا گیا ہے) اور وہ وعدہ کے موافق اپنی میعاد مقررہ میں ضرور پیدا ہوگا لیکن سبز اشتہار کی اس ساتویں صفحہ کی عبارت کے ساتھ اسی اشتہار کے صفحہ ۲۱ کی عبارت سے اور نیز تکمیل تبلیغ سے جو ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کا اشتہار ہے صاف طور پر ثابت ہو رہا ہے کہ یہ مصلح موعود ہی کی بابت پیشگوئی ہے کیونکہ سبز اشتہار کے صفحہ ۲۱ کا ماحصل یہ ہے کہ بشیر ثانی اور محمود مصلح موعود ہی کے دو نام ہیں جسکی پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں کی گئی تھی اور تکمیل تبلیغ کی عبارت کا ماحصل یہ ہے کہ بشیر ثانی اور محمود مصلح موعود اور عمر پانیوالے لڑکے کے ہی دو نام ہیں جس کا میعاد مقررہ میں پیدا ہونا ضروری ہے لیکن ابھی کامل انکشاف نہیں ہوا کہ جو لڑکا آج پیدا ہوا ہے یہی مصلح موعود اور عمر پانیوالا ہے یا وہ میعاد مقررہ کے اندر کسی آئندہ وقت میں پیدا ہوگا۔ بالفعل یہ دونوں نام جو مصلح موعود کے نام ہیں محض بطور تفاول اس لڑکے کے رکھے گئے ہیں جو آج پیدا ہوا ہے۔ غرض حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۶۰ والی عبارت کا ماحصل یہ ہے کہ سبز اشتہار کے صفحہ سات والی پیشگوئی کی عبارت مصلح موعود کے حق میں ہے جس سے ثابت ہوا کہ سیدنا محمود مصلح موعود ہیں۔ علاوہ اسکے یہ بھی اوپر ثابت ہو چکا ہے کہ سبز اشتہار میں صرف مصلح موعود کی بابت پیشگوئی ہے اور کسی لڑکے کے حق میں اس میں پیشگوئی نہیں ہے۔ اور نیز یہ کہ میعاد صرف مصلح موعود کے لیے بتائی گئی تھی۔ پس جب ثابت ہو گیا کہ سیدنا محمود ہی کی بابت سبز اشتہار میں پیشگوئی کی گئی تھی اور نیز یہ کہ آپ اُس پیشگوئی کے مصداق ہیں جس کے پورا ہونے کے لیے میعاد معیّن کی گئی تھی تو ثابت ہو گیا کہ آپ ہی مصلح موعود ہیں۔ غرض حقیقۃ الوحی کی یہ عبارت تین طور سے بتا رہی ہے کہ سیدنا **محمود** ہی مصلح موعود ہیں۔ کیونکہ یہ دونوں نام صرف مصلح موعود کے ہیں اور سبز اشتہار میں صرف مصلح موعود کی پیشگوئی ہے اور میعاد صرف مصلح موعود کے لئے معیّن کی گئی تھی +

Digitized by Khilafat Library

علاوہ اسکے اس مسئلہ کو حضرت اقدسؑ نے سیدنا محمود کی آمین میں بھی صاف کر دیا ہے

اور بتا دیا ہے کہ مصلح موعود اولوالعزم **محمود** ہی ہے نہ کوئی اور۔ سہولت فہم کے لیئے مندرجہ ذیل شعروں اور پیشگوئی کی عبارتوں کو بالمقابل رکھکر پڑھو۔

آمین کے اشعار

(۱) (۲)
لختِ جگر ہے میرا۔ محمود بندہ تیرا

(۳) (۴) (۵)
دے اسکو عمر و دولت کر دُور ہر اندھیرا

(۶)
دن ہوں مرادوں والے۔ پُر نور ہو سویرا

(۷)
یہ روز کر مبارک۔ سبحان من یرانی

(یہ دعائیہ مصراع حضرت اقدسؑ نے اس آمین میں بار بار دوہرایا ہے۔ پھر اسکے بعد خبر کے طور پر فرماتے ہیں)

احباب سارے آئے تُونے یہ دن دکھائے
تیرے کرم نے پیارے یہ مہرباں بلائے
یہ دن چڑھا مبارک۔ مقصود جس سے پائے
یہ روز کر مبارک۔ سبحان من یرانی

(یہ دوشنبہ کا دن تھا اور تاریخ ۷۔ جون ۱۸۹۷ء تھی اس مبارک تقریب کو حضرت اقدسؑ نے اسقدر اہمیت دی تھی کہ تمام جماعت کے احباب کو اس موقع پر بلایا تھا۔ جیسا کہ حضرت اقدسؑ نے شعر (احباب سارے آئے الخ) مذکورہ بالا میں بھی اسکی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

یہ حضرت صاحبزادہ اکبر اولوالعزم بشیر الدین

پیشگوئی کے الفاظ

(۱)
"وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا"
(اشتہار ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء صفحہ ۴ کالم ۲ سطر ۴)

(۲)
"فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء" (اشتہار ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء صفحہ ۳ کالم ۲ س ۱۳ تا ۱۵)

(۳)
"عمر پانیوالا (سبز اشتہار صفحہ ۲ سطر ۷ و ۱۰)

(۴)
"وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔
(اشتہار ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء صفحہ ۳ کالم ۲ سطر ۸)

(۵)
"بشارت دی کہ اِک لڑکا ہے تیرا
وہ ہوگا ایک دن محبوب میرا۔
کرونگا دُور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤنگا کہ اِک عالم کو پھیرا۔
بشارت کیا ہے اِک دل کی غذا دی۔
فسبحان الذی اخزی الاعادی"

اس الہامی بشارت سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ وہ لڑکا پیدا ہو چکا ہُوا ہے اور کہ وہ موجودہ لڑکوں میں ایک ہے۔ نہ یہ کہ کسی آیندہ صدی کے سر پر کبھی پیدا ہوگا۔

(۶)
"فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے"
(اشتہار ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء صفحہ ۳ کالم ۱ س ۱۳ و ۱۴)

محمود احمد سلمہ اللہ تعالیٰ ایدہ کے ختم قرآن کریم کی مبارک تقریب تھی چنانچہ حضرت اقدس فرماتے ہیں "تو نے یہ دن دکھایا۔ محمود پڑھ کے آیا
دل دیکھ کر یہ احسان تیری ثنائیں گایا
صد شکر ہے خدایا۔ صد شکر ہے خدایا
یہ روز کر مبارک۔ سبحان من یرانی

(۷)

"دو شنبہ مبارک ہے دو شنبہ" (اشتہار ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء صفحہ ۲ کالم ۲ سطر ۱۳)

پس اے لوگو! جو سچے دل سے صداقت کے طالب ہو اور جب حق کھل جائے تو اسے قبول کر لینے کی اپنے دل میں طاقت رکھتے ہو اور ہر ایک سچائی کے ماننے کیلئے سچے دل سے تیار ہو آؤ اور اس آسمانی رحمت سے حصہ پاؤ جو اسوقت اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے تمہارے لئے اُتاری ہے اور اس رحمت کی قدر اور عزت کرو اور جو صداقت کہ سورج کی طرح روشن ہو چکی ہے اسے قبول کر لو اور تاخیر نہ کرو کہ تقویٰ کی راہ یہی ہے ۔ جب کھل گئی سچائی پھر اسکو مان لینا نیکوں کی ہے یہ خصلت راہ حیا یہی ہے - اور اگر خدانخواستہ انکار پر ہی اصرار ہے اور مخالفت ہی کی دل میں ٹھان چکے ہو تو سن لو۔ (الہامی عبارت از اشتہار ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء صفحہ ۴)

"اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندہ کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اُس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے۔ جو ہم نے اپنے بندہ پر کیا۔ تو اس نشان رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو۔ اگر تم سچے ہو۔ اور اگر تم پیش نہ کر سکو اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کر سکو گے۔ تو اُس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کیلئے تیار ہے"

لیکن اے پیارو۔ یاد رکھو تمہاری نجات اسی میں ہے کہ

کرو توبہ کہ تا ہو جائے رحمت ✤ دکھاؤ جلد تر صدق و انابت

فان یکفر بھا ھؤلاء فقد وکلنا بھا قوما لیسوا بھا بکافرین۔

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ۔ انک انت الوھاب۔

واٰخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین

(خاکسار ایک نامہ نگار از قادیان)

حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم کو قبول کرنیکے لیئے مغربی دنیا کیسی تیار ہے

غلبت الروم - بنگال کی دلجوئی - زلزل در ایوان کسریٰ وغیرہ پیشگوئیوں کو رسالوں کی شکل میں انگریزی زبان میں شائع کیا گیا تھا - ان کے متعلق جو خطوط آئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ان پیشگوئیوں نے نیک دل اور منصف مزاج لوگوں پر نیک اثر کیا ہے - چنانچہ ذیل میں ہم ایک مشہور جرنلسٹ کے خط کا اقتباس درج کرتے ہیں - ان کا نام جے - ایل - کیلی ہے - آجکل یہ شہر آک لینڈ ملک نیوزی لینڈ میں رہتے ہیں - اور ۴۰ سال تک مختلف رسالوں اور اخباروں میں مضمون نگاری کا کام کرنے کی وجہ سے وسیع معلومات رکھتے ہیں - یہ شہر آک لینڈ سے لکھتے ہیں :-

"رسالوں کے دو پیکٹ مجھے پہنچے ہیں - اور یہ قیاس کرکے کہ ان رسالوں کے بھیجنے والے آپ ہیں میں آپ کی طرف دلی شکریہ کا خط لکھتا ہوں - مینے بڑی دلچسپی سے ان دونوں رسالوں کو پڑھا ہے - اور میں ان رسالوں میں گہرے ایمان اور تقویٰ کا اثر دیکھکر بہت محظوظ ہوا ہوں - ..... بے شک سچی پیشگوئی خدا ہی کی طرف سے ہوتی ہے - اور میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے نبی ہونے سے انکار نہیں کرتا - سلطنت روم کے بارہ میں جو پیشگوئیاں انہوں نے قبل از وقت شائع کیں وہ نہایت ہی عجیب طور سے پوری ہوئیں ..... میں آپکے رسالہ میں دیکھتا ہوں کہ آپ ترکوں کو آنیوالے مصائب سے متنبہ کرتے ہیں - آپ کو پوری کوشش کرنی چاہیئے کہ ہندوستان کے مسلمان ان مصائب میں شریک نہ ہوں مسیحی ممالک کی مادہ پرستی کو میں ایسا ہی برا سمجھتا ہوں جیسا آپ برا سمجھتے ہیں - اور میں جانتا ہوں کہ مسیحی ممالک کو اس کا برا نتیجہ بھگتنا پڑے گا - میں پھر آپ کو کہتا ہوں کہ میں آپ کے رسالوں کی قدر کرتا ہوں اگرچہ میں دیکھتا ہوں کہ آپ پیشگوئیوں پر بہت ہی زیادہ زور دیتے ہیں تاہم یہ مفید بات ہے کہ آپ ان پیشگوئیوں پر پورا زور دیں اور اس زمانہ کے لوگوں اور اپنے ہم مذہب لوگوں کو یہ بات ذہن نشین کرادیں کہ اس زمانہ میں بھی خداوند روئے زمین پر بنی آدم کے درمیان عجیب کام دکھا رہا ہے۔

گذشتہ سال یہاں کی پبلک لائبریری میں مینے ریویو آف ریلیجنز کے چند نمبر دیکھے - اور میں نے اسکے بعض مضامین کو بہت پسند کیا لیکن مجھے یہ دیکھکر افسوس ہوا کہ ان میں بعض مضامین ایسے بھی

تھے جن میں مسیح کے دین کی کھلی کھلی مخالفت پائی جاتی تھی۔ یقیناً بعض مسیحیوں کی طرح آپ کا بھی یہ خیال معلوم ہوتا ہے کہ مسیحی کلیسیا مسیح کے دین کا نمونہ ہے۔ حالانکہ کلیسیا صرف برائے نام مسیحی مذہب کا پیرو ہے۔ دجال اور شیطان نے اسکو فریب دے رکھا ہے۔"

ہم مسٹر کیلی صاحب کی خدمت میں یہ گذارش کرتے ہیں کہ ہم حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو خدا کا ایک سچا نبی یقین کرتے ہیں اور اس برگزیدہ گروہ کا ایک ممتاز رکن سمجھتے ہیں جو خدا کی طرف سے دنیا کی ہدایت کے لیئے کھڑے کیئے گئے۔ لیکن ہم ساتھ ہی اسکے یہ بھی سمجھتے ہیں کہ جو دین آجکل مسیحیت کے نام سے مشہور ہے یہ وہ دین نہیں جسکی حضرت مسیح علیہ السلام نے تعلیم دی اور اسلیئے جب ہم مسیحیت پر کوئی اعتراض کرتے ہیں تو ہمارا اعتراض دراصل حضرت مسیح علیہ السلام کے دین پر نہیں ہوتا بلکہ ہمارا اعتراض ایک ایسے دین پر ہوتا ہے جو حضرت مسیحؑ کے بعد ایجاد کیا گیا اور جسکے اصول حضرت مسیحؑ کی تعلیم کے بالکل مخالف ہیں اور اگر حضرت مسیحؑ دوبارہ دنیا میں تشریف لاویں تو وہ اس مذہب سے جو اب انکے نام پر دنیا میں پھیلایا جاتا ہے سخت بیزاری اور نفرت ظاہر کریں۔

ایک اور صاحب وڈورڈ نام نے انگلستان سے تحریر کیا۔ "میں آپ کی چٹھی۔ ریویو آف ریلیجنز۔ کے پرچوں اور دوسرے رسالوں کے لیئے آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں نے ان سب کو بہت دلچسپ پایا۔ مجھے اسلام سے بہت دلچسپی ہے اور امید ہے کہ میں جلدی ہی علانیہ طور آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کا پیرو ہو جاؤنگا آپ مجھے ریویو کے مستقل پڑھنے والوں میں سمجھ لیجیئے۔"

کرنیل ڈبلیو برکس۔ شہر لیڈز (انگلستان) سے لکھتے ہیں:۔ "آپکے نوازشنامے کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ایسا ہی کتاب ٹیچنگ آف اسلام کے لیئے آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں جس کو میں ایک خزانہ کی طرح اپنے پاس محفوظ رکھوں گا۔ یہ تمھارے مذہب اور عقائد کے متعلق ایک اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے۔ میں نے اسکو پڑھا ہے اور اسکے کئی مقامات پر سرخ نشان لگائے ہیں۔ کیونکہ میں ایک کتاب تصنیف کرنا چاہتا ہوں اور اپنی تصنیف میں کتاب ٹیچنگ آف اسلام میں سے کئی اقتباس درج کرنیکا ارادہ رکھتا ہوں۔ یہ یقینی بات ہے کہ برطانیہ کے لوگوں کے آگے تمھارا مذہب بہت غلط پیرایہ میں پیش کیا گیا ہے۔ میں آپ کی کتاب کی بہت سی عبارتیں اپنی

تصنیف میں نقل کرونگا۔ آج مینے یہ کتاب ایک پادری دوست کو پڑھنے کے لیئے دی ہے۔ اور وہ بھی یہ کتاب دیکھکر چونک اُٹھا۔

اور یسوع مسیح کی قبر کے متعلق جیسا آپنے اپنے رسالہ ریویو انگریزی بابت اگست ۱۹۱۳ء میں پورے طور پر بحث کی ہے میں آپ کو اطلاع دیتا ہوں کہ مجھے اس بات کا یقین کامل ہوگیا ہے کہ یسوع مسیح صلیب پر نہیں مرے اور صلیب سے نجات پاکر اپنے وطن سے نکل آئے اور اسرائیل کی گم شدہ بھیڑوں کی تربیت کے لیئے کشمیر کی طرف سفر کیا۔ آپنے جو اس مضمون پر بحث کی ہے اس نے مجھ پر ایسا اثر کیا ہے کہ میرے پاس لفظ نہیں کہ میں اسکو بیان کر سکوں۔ اور اسمیں کچھ شک نہیں کہ سری نگر کی قبر سوائے یسوع مسیح کے اور کسی شخص کی نہیں۔ مجھ پر ان حیرت انگیز انکشافات کا اسقدر اثر ہوا ہے۔ کہ میں آپ کی طرف ایک قلمی رسالہ بھیجتا ہوں جس میں مینے آپکے مضمون کو نقل کیا ہے۔ آپ اس رسالہ کو شائع کریں۔ جن لوگوں کو میں نے یہ مضمون دکھایا ہے وہ اسکو پڑھکر چونک اُٹھے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ اگر اس کو رسالہ کی شکل میں شائع کیا جاوے تو نہایت کثرت سے لوگ اسکو خریدیں گے۔ میرا ایک پادری دوست اسکو پڑھکر دنگ رہ گیا۔ اور وہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ اسکو ایک رسالہ کی شکل میں علیحدہ شائع کرنا چاہیئے۔ مجھے قوی امید ہے کہ صرف ریڈز شہر میں ہی پہلے ہفتہ میں ہی ۲ ہزار نسخے بک جائینگے۔ اس جگہ کے تمام لوگ ان حیرت انگیز انکشافات کو رسالہ کی شکل میں شائع کرنیکے لیئے بہت زور سے تاکید کرتے ہیں۔"

اس مضمون کے متعلق بعض اور لوگوں کے خطوط بھی اسی قسم کے آئے ہیں۔ (ایڈیٹر)

ریویو

پیام صادق سید صادق حسین صاحب مختار عدالت اٹاوہ ان مخلص اور جوشیلے احباب میں سے ہیں۔ جن کے سینہ میں تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا جوش ہر وقت موجزن رہتا ہے۔ صاحب موصوف نے حال ہی میں ایک مختصر سی مثنوی تصنیف کی ہے جسمیں وفات مسیح، نزول مسیح، ختم نبوت، سلسلہ وحی کا قیامت تک جاری رہنا اور دیگر مسائل ضروریہ کے مضمون کو باندھ کر حاشیہ میں قرآن شریف اور احادیث صحیحہ سے پورا پورا ثبوت دیا ہے۔ اور مخالفین سلسلہ کے مُنہ پر مہر سکوت لگانیکے لیئے قرآن اور احادیث کا ترجمہ اور تفسیر انہی کے علماء کی قلم کی درج کی ہے۔ ہمارے خیال میں یہ مثنوی اشعار کی لطافت کے علاوہ ہم ان آیات قرآنی اور احادیث شریفہ ضروریہ کا مع حوالجات بہت مفید مجموعہ ہے۔ جن کی احمدیوں کو اکثر ضرورت پڑتی رہتی ہے۔ ۲۰×۲۶ ، ۲۲ صفحے ضخامت کی کتاب ہے جلد ملتی قیمت ۲/ ہے ناظرین مندرجہ ذیل پتہ سے منگوا کر مستفیض ہوں۔ سید مسعود حسین جنرل مرچنٹ اٹاوہ محلہ شاہ گدا علی صاحب

گوشوارہ آمد و خرچ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ دفتر محاسب قادیان دارالامان بابت مارچ سنہ ۱۹۱۴ء

تعلیم

فیس بورڈر	خرچ	سرکاری گرانٹ	ارانیج	منشی	قرآن	سالانہ چندہ بقایا	[illegible]	۲/	[illegible]	[illegible]	[illegible]	متفرق	[illegible]	[illegible]	باقی
[illegible] ۶/	[illegible] ۰۷/	[illegible] ۱۲/	۵/	[illegible] ۳/پ	[illegible] ۵/	[illegible] ۱۰/پ	[illegible] ۱۰/	[illegible] ۹/	[illegible] ۲/	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۰۲/	[illegible]	[illegible] ۱۴/	[illegible] ۲/۷پ

مساکین

چندہ	[illegible]	میزان	سالانہ چندہ بقایا	خرچ	باقی
[illegible] ۹/	[illegible]	[illegible] ۹/	[illegible] ۶/۱پ	.	[illegible] ۱۵/۱۱پ

مستقل فنڈ

مستقل فنڈ
[illegible] ۰۲/

مدرسہ احمدیہ

خرچ	متفرق	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	عمدہ	[illegible]	[illegible]	میزان خرچ	فاضل
[illegible] ۸/	[illegible]	[illegible] ۶/	[illegible] ۱۴/	[illegible] ۰۵/	[illegible] ۰۷/	[illegible]	[illegible] ۱۰/	[illegible] ۱۰/	[illegible] ۰۵/	[illegible] ۱۳/

متفرقات

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	متفرقات	میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان خرچ	فاضل
[illegible] ۸/	[illegible]	[illegible] ۱۰/	[illegible] ۱۰/	[illegible] ۱۴/	[illegible] ۱۴/	[illegible] ۷/	[illegible] ۰۳/	[illegible] ۹/	[illegible] ۰۵/	[illegible] ۸/	[illegible] ۸/	[illegible] ۱۵/	[illegible] ۰۲/

اشاعت اسلام

اعانت	[illegible]	[illegible]	اردو	[illegible]	متفرق	میزان	[illegible]	[illegible]	عمدہ	[illegible]	[illegible]	میزان خرچ	باقی
[illegible] ۶/	[illegible] ۱۰/	[illegible] ۱۰/	[illegible] ۳/پ	[illegible]	[illegible] ۱/	[illegible] ۱۰/	[illegible] ۶/	[illegible] ۱۵/	[illegible] ۶/	[illegible] ۸/۵پ	[illegible] ۵/	[illegible] ۱۳/۵پ	[illegible] ۸/۷پ

زکوٰۃ

خرچ	سالانہ چندہ بقایا	میزان	[illegible]	متفرق	میزان خرچ	باقی
[illegible]	[illegible] ۱۰/۲پ	[illegible] ۱۰/۲پ	[illegible] ۰۲/	[illegible] ۱۱/	[illegible] ۱۴/	[illegible] ۱۲/۲پ

بیت المال

[illegible]	متفرق	میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان خرچ	فاضل
[illegible] ۲/	[illegible]	[illegible] ۷/	[illegible] ۹/	[illegible] ۰۳/	[illegible] ۱/	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۱/	[illegible] ۱۳/	[illegible] ۶/۲پ	[illegible] ۱۵/	[illegible] ۰۹/

تعمیر

[illegible]	[illegible]	عمدہ	میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان خرچ	فاضل
[illegible] ۱۱/	[illegible] ۳/	[illegible] ۱۳/	[illegible] ۱۲/	[illegible] ۴/	[illegible] ۱/پ	[illegible] ۴/	[illegible]	[illegible] ۹/	[illegible]	[illegible] ۱/	[illegible] ۵/۱پ

امانت اندرونی	[illegible]	[illegible]
یتامی	[illegible]	[illegible]
متفرق	[illegible]	[illegible]
میزان	[illegible]	[illegible]

بقایا صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ یکم اپریل سنہ ۱۹۱۴ء

صیغہ	روپیہ	آنہ	پائی
تعلیم	۸۰۴۰	۲	۷
مساکین	۱۱۳۴	۱۵	۱۱
زکوٰۃ	۴۲۳۳	۱۲	۲
یتامیٰ	۴۹	۶	۱
اشاعت اسلام	۱۲۹۲	۸	۷
بورڈران ہائی	۱۷۱۸	۱۳	۰
احمدیہ	۲۵۵	۱۳	۶
امانت اندرونی	۷۲۴	۱۳	۰
بیرونی	۱۴۰۳	۱۲	۹
مستقل فنڈ	۳۹۱۲	۲	۶
میزان	۲۲۷۶۶	۴	۶
منہائی فاضل	۱۲۱۴۶	۳	۹
	۱۰۶۲۰	۰	۹
منہائی پیشگی	۱۰۵۴۴	۱۱	۶
باقی نزد امین	۷۵	۵	۳

تفصیل فاضل صیغہ جات

صیغہ	روپیہ	آنہ	پائی
مدرسہ احمدیہ	۲۱۳۸	۱۳	۰
لنگر	۳۳۰۴	۹	۶
مقبرہ	۱۶۲۸	۵	۸
تعمیر	۲۴۴۵	۵	۱
متفرقات	۲۶۲۹	۲	۶
میزان	۱۲۱۴۶	۳	۹

تفصیل پیشگی

صیغہ	روپیہ	آنہ	پائی
تعلیم	۳۲۱۹	۱۳	۶
بیت المال	۲۶۸۹	۰	۰
مقبرہ	۵۱۰	۰	۰
اشاعت	۳۰۰	۰	۰
مدرسہ احمدیہ	۶۲۴	۱۳	۰
تعمیر	۳۷۰۰	۰	۰
متفرقات	۵۰۱	۲	۰
میزان	۱۰۵۴۴	۱۱	۶

خلیفہ رشید الدین — محاسب

محمد اشرف — ناظر

گوشوارہ آمد و خرچ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ قادیان بابت ماہ اپریل سنہ ۱۹۱۴ء

تعلیم

بقیہ	چندہ	[illegible]	اراضیات	ضمنی	میزان	[illegible]	میزان	[illegible]	سامان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ضمنی	[illegible]	میزان خرچ	باقی	مستقل فنڈ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مدرسہ احمدیہ / تعمیر

[illegible]	[illegible]	[illegible]	ضمنی	میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان	فاضل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ضمنی	میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان خرچ	فاضل
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اشاعت اسلام / یتامی

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ضمنی	میزان	[illegible]	میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	باقی	چندہ	[illegible]	میزان	[illegible]	[illegible]	میزان خرچ	باقی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

زکوٰۃ / مساکین / بیت المال

چندہ	[illegible]	میزان	[illegible]	ضمنی	میزان	باقی	چندہ	[illegible]	میزان	[illegible]	میزان	باقی	[illegible]	ضمنی	میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان خرچ	فاضل
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بقایا صیغہ جات یکم مئی سنہ ۱۹۱۴ کو

تعلیم	۷۱۳۰-۱۰-۱۰
مساکین	۱۵۸۰-۰-۵
زکوٰۃ	۴۴۲۳-۱۳-۱
یتامیٰ	۲۸-۱۴-۱۰
اشاعت اسلام	۱۴۶۷-۲-۸
بورڈران ہائی	۲۷۷۵-۱۳-۱۱
″ احمدیہ	۵۷-۱۱-۰
امانت اندرونی	۹۲۶-۸-۰
″ بیرونی	۱۰۰۳-۱۲-۹
مستقل فنڈ	۳۹۱۲-۲-۶
میزان	۲۳۳۰۶-۱۰-۰
منہائی فاضل	۱۴۸۵۲-۸-۲
	۸۴۵۴-۱-۱۰
منہائی پیشگی	۸۱۳۶-۷-۰
باقی نزد امین	۳۱۷-۱۰-۱۰

تفصیل فاضل صیغہ جات

مدرسہ احمدیہ	۱۵۸۲-۱۳-۹
بیت المال	۶۴۵۱-۰-۶
مقبرہ	۱۶۲۴-۱۵-۵
تعمیر	۲۶۲۱-۶-۱۰
متفرقات	۲۶۷۲-۳-۸
میزان	۱۴۸۵۲-۸-۲

تفصیل پیشگی

بیت المال	۴۳۶-۰-۰
تعلیم	۱۷۹۶-۱۵-۹
مقبرہ	۵۰۲-۵-۳
اشاعت	۳۰۰-۰-۰
متفرقات	۸۰۱-۲-۰
مدرسہ احمدیہ	۶۰۰-۰-۰
تعمیر	۳۷۰۰-۰-۰
میزان	۸۱۳۶-۷-۰

خلیفہ رشید الدین
محاسب

محمد اشرف
ناظر

مقبرہ	متفرقات	امانت اندرونی	امانت بیرونی	بورڈران ہائی	احمدیہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تقریر جلسہ اعظم مذاہب یا لیکچر مہوتسو

یعنی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عظیم الشان لیکچر جو ۱۸۹۶ء کے جلسہ مہوتسو میں حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سنایا تھا۔ چوتھی دفعہ نہایت عمدہ کاغذ پر خوب خوشخط لکھوا کر چھپوایا گیا ہے تقطیع بھی نہایت موزون ہے اس کتاب میں حضرت اقدسؑ نے ذیل کے پانچ امور پر فلسفیانہ رنگ میں بحث کی ہے۔ اور تمام دلائل قرآن شریف سے پیش کیے گئے ہیں (۱) انسان کی جسمانی۔ اخلاقی اور روحانی حالتیں (۲) انسان کی زندگی کے بعد کی حالت یعنی عقبیٰ (۳) دنیا میں انسان کی اصل غرض اور اس غرض کی تکمیل کے اسباب (۴) اعمال کا اثر دنیا و عاقبت میں (۵) علم اور معرفت کے ذرائع اور وسیلے۔ تقریباً ۱۵۰ صفحہ کی کتاب ہے۔ قیمت ۵ر

اس کتاب کا انگریزی ترجمہ جو ولایت سے چھپکر آیا ہے۔ نہایت خوبصورت جلد قیمت عہ

قاعدہ یسرنا القرآن نو ترمیم

یہ قاعدہ جسقدر مفید اور مقبول ثابت ہوا ہے محتاج بیان نہیں۔ عام طور پر کئی کئی سال تک بچوں کی عمریں ضائع ہو جاتی تھیں اور قرآن شریف ختم نہیں ہوتا تھا اور جو کسی بچے نے قرآن شریف ختم بھی کیا تو ایسا کہ دوبارہ پڑھاؤ تو ایک سطر رواں اور صاف نہیں پڑھ سکتا۔ مگر اس قاعدہ کے پڑھانے سے ایک بچہ چھ ماہ میں قرآن شریف ختم کر لیتا ہے۔ اور اسمیں اسقدر طاقت پیدا ہو جاتی ہے کہ عربی کی کوئی کتاب جسپر اعراب دیئے ہوں بلا تکلف پڑھ لیتا ہے اس قاعدہ کے ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئے۔ مصنف صاحب قاعدہ مذکور نے نہایت محنت اور جانفشانی سے سابق قاعدہ میں ترمیم کر کے بہت سی مفید باتیں اور ایزادی کی ہیں اور جا بجا اساتذہ کے لیئے کار آمد نوٹ دیئے ہیں۔ لکھائی اور چھپائی عمدہ ہے۔ کاغذ بھی اعلیٰ لگایا گیا ہے۔ جو احباب اپنے عزیز بچوں کو صحیح قرآن شریف پڑھانیکے خواہشمند ہوں۔ وہ یہ قاعدہ شروع کرادیں قیمت مکمل قاعدہ عربی ۲ر صرف حصہ اول ۱ر اردو کا قاعدہ ار محصولڈاک ار

درخواستیں بنام مینیجر میگزین قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہیئیں۔

شرح اجرت اشتہارات در رسالہ ریویو آف ریلیجنز

میعاد	پورا صفحہ		نصف صفحہ		چوتھائی صفحہ		ایک سطر	
	انگریزی	اردو	انگریزی	اردو	انگریزی	اردو	انگریزی	اردو
سالانہ	للعہ	للعہ	وعہ	وعہ	وعہ	وعہ	ے ر	ے ر
ششماہی	وعہ	وعہ	وعہ	وعہ	عہ	عہ	۱۲ عہ ر	۱۲ عہ ر
سہ ماہی	وعہ	وعہ	عہ	عہ	ہہ ر	ہہ ر	عہ ر	عہ ر
ایک دفعہ	ے	ے	للعہ ر	للعہ ر	ے ر	ے ر	۸ ر	۸ ر

تمام درخواستیں بنام مینیجر میگزین قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہیئیں

Reg. NO. L. 303

Digitized by Khilafat Library

اس گرمی کے موسم میں یہ چار دوائیاں آپ کے دُکھ درد کے سچے دوست ہیں!

نمبر ۱۴

اصلی عرق کافور

ہیضہ کی انمول دوا ہے۔ کہیں ہیضہ پھیلا ہو تو دو چار بوند کھالیا کریں پھر ہیضہ ہونے کا ڈر نہیں رہیگا۔ اگر وقت پر دوا دی جائے تو سو میں ننانوے آدمی بچتے ہیں۔ عرق کافور گھر گرہست اور مسافروں کو ہمیشہ پاس رکھنا چاہئیے۔ قیمت فی شیشی ۴؍ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک پانچ آنے (۵؍)

عرق پودینہ

یہ عرق پودینہ کی ہری پتیوں سے بنا ہے اور اسلیئے اسکا رنگ اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے۔ بدہضمی۔ پیٹ پھولنا۔ ڈکار آنا۔ متلی و ریاح وغیرہ کو دُور کرتا ہے۔ بچوں کیلیئے اس سے بڑھکر اور کوئی دوا نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ۸؍ محصولڈاک ایک شیشی سے دو شیشی تک پانچ آنے (۵؍)

سردرد وریاح کی دوا

درد، پل بھر میں پہاڑ ہو جاتا ہے اور یہ اُسکو پانی کر دیتی ہے۔ چمک۔ لہر۔ ٹیک کنکنی آدھے یا سارے سر میں کیسا ہی درد ہوتا ہو اس دوا سے دُور ہو جائیگا۔ یہ ٹکیہ ایسی ہے۔ اور کھانے میں کوئی ذائقہ نہیں ہے۔

قیمت ایک ڈبیہ بارہ ٹکیوں کی چھ آنے ۶؍ محصولڈاک ایک ڈبیہ سے چھ ڈبیہ تک ۵؍

کلورو ڈائن

یہ انگریزوں کی خانگی دوا ہے۔ ریاحی درد۔ مروڑ۔ خواہ کسی صورت سے ہو اسکی ایک دو خوراک سے جاتی ہے۔ اوان۔ دست اور پیچش کیلیئے یہ نہایت مفید ہے۔ ڈاکٹر برمن نے انگلینڈ کے ایک نامی دواخانہ سے بنوایا ہے اور دیگر قیمتی کلورو ڈائنوں سے بہتر ہے اسلیئے بازاری کلورو ڈائن نہ خرید کر اس کلورو ڈائن کو خریدیں۔ قیمت ۱۲؍ اور ایک درجن کا چار روپیہ (للعہ) محصولڈاک ۵؍

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ۔

ادویات ہر جگہ دوکانداروں اور دوا فروشوں سے ملیں گی ورنہ کارخانہ سے طلب فرمائیے